



عورتوں کی نماز مع جدید سائنسی تحقیقات

☆ عورتوں کی نماز کا درست طریقہ

☆ نماز کے ہر ہر کن کا عملی طریقہ

☆ نماز کے ہر کن کی سائنسی تحقیق

☆ نماز کے مکروہات و مفسدات

مصنفہ

نفرت فاطمہ قادری عطاری

(مدرسہ جامعۃ المدینۃ للعلماء)

پاکستان : ابوالرشاد مختاری قادری عطاری

ناشر

مکتبۃ امام رغزہ

عرض ناشر

زیر نظر کتاب عورتوں کی نماز مع جدید سائنسی تحقیقات عورتوں کی نماز کے فضائل و مسائل پر ایک بہترین کتاب ہے۔ اس کتاب میں فاضلہ مصنفہ نے عورتوں کی نماز کے ہر ہر زکن کی سائنسی تحقیقات جمع کی ہیں اور عورتوں میں یہ جذبہ اجاتگرنے کی کوشش کی ہے کہ ہر عورت نماز کو شوق ولگن کیسا تھوڑہ کر نماز کے دینی و آخری فضائل کیسا تھوڑہ ساتھ دنیا وی فوائد بھی حاصل کریں۔

الحمد للہ! یہ کتاب خواتین میں بڑی مقبول ہوئی اور تقریباً ایک مہینے میں اس کا پہلا ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ میں ہو گیا اور اب اس کتاب کا دوسرا ایڈیشن آپکے ہاتھوں میں ہے۔ اس کتاب کو کچھ ترمیم و اضافہ کیسا تھوڑہ دوبارہ شائع کیا جا رہا ہے جس کی پچھلے ایڈیشن میں کمی تھی۔

امید ہے کہ یہ اضافہ بھی خواتین کیلئے فائدہ مند ہو گا۔ اس کتاب کی افادیت کے پیش نظر اس کا ہر گھر میں ہونا ضروری ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مصنفہ کے علم و عمل میں اضافہ فرمائے اور اس کتاب کو ان کیلئے ثواب جاری یہ ہنائے۔ آمین

دعاوں کا طلبگار

ابوالرضاء محمد طارق قادری عطاری

انتساب

اس کتاب کو پیش کرتے ہیں حضرت سیدہ بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بارگاہ مقدسہ و مطہرہ میں، جن کے ایک سجدے کی شان یہ تھی کہ پوری رات ایک سجدے میں گزار کر صبح ہونے پر بارگاہِ الٰہی میں یوں عرض گزار ہوتیں کہ اے بارِ الہہ ! تو نے رات اتنی مختصر کیوں بنائی فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کا ایک سجدہ بھی صحیح طریقے سے ادا نہ ہو سکا یا فاطمہ دل بھر کر ایک سجدہ بھی نہ کر سکی۔ اور تمام مقدس ماوں امہات المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہن کی بارگاہ مقدسہ و مطہرہ میں کہ جن کی عبادت گزاریاں، شب بیداریاں قیامت تک کی عورتوں کیلئے مشعل راہ ہیں۔

کنیز فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا)

حضرت فاطمہ قادریہ عطاریہ

(مدرسہ جامعۃ المدینہ للبنات)

تقریظ جلیل

حضرت علامہ مولانا مفتی عطاء المصطفیٰ عظیمی مظلہ العالی
مہتمم دارالافتاء، دارالعلوم امجدیہ، عالمگیر روڈ۔ کراچی

الحمد لله والصلوة والسلام على نبیہ وآلہ وصحابہ

خواتین کی نماز سے متعلق اس رسالہ کا اکثر و بیشتر حصہ احرar نے پڑھا بحمدہ تعالیٰ صحیح پایا۔ مولیٰ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس رسالہ کے ذریعہ ہماری ماں بہنوں کو نفع پہنچائے اور اس پر بھرپور عمل کی توفیق عطا فرمائے اور مصنفہ موصوفہ کو اس کا بہترین اجر دینا۔ اور آخرت میں عطا فرمائے اور دین متن کی توفیق بخیثے۔ آمین۔ بجاہ سید الانبیاء والمرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

احقر العباد
عطاء المصطفیٰ عظیمی

خادم دارالافتاء دارالعلوم امجدیہ۔ عالمگیر روڈ، کراچی
۹ ربیع الثانی ۱۴۲۲ھ مطابق ۳ جولائی ۲۰۰۱ء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰيْكَ يٰرَسُولَ اللّٰهِ

نماز ایک ایسا فریضہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے دن رات میں پانچ مرتبہ فرض کیا۔ اللہ تعالیٰ حکیم ہے۔ حکیم کا کوئی کام بھی حکمت سے خالی نہیں ہوتا۔ پس اللہ رب العزت نے ہم جو یہ فریضہ مقرر کیا ہے۔ اس میں ہمارے لئے بے شمار حکمتیں ہیں۔ جبھی اس کی بار بار تاکید کی گئی ہے۔ جیسا کہ اس کو قرآن پاک میں تقریباً سات سو بار تذکرے سے موّکد کیا گیا، اسی طرح احادیث نبی کریم علیہ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ میں اس کا واضح حکم دیا گیا۔

نماز کی فضیلت کے متعلق احکامِ ربّانی

اَقِيمُ الصَّلٰوةَ وَاتُولِزَكُوْةَ وَاركُعُومُ الرَّاكِعِينَ (پا، آیت: ۳۳)

ترجمہ کنز الایمان : نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔

هُدٰى لِلْمُتَقِيْنَ ۚ الَّذِينَ يُوْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَيَقِيمُونَ الصَّلٰوةَ وَمَمَارِزُقُنَّهُمْ يَنْفَقُونَ (پا، آیت: ۳۲)

ترجمہ کنز الایمان : اس میں ہدایت ہے ڈر والوں کو وہ جو بے دیکھے ایمان لائیں اور نماز قائم رکھیں اور ہماری دی ہوئی روزی میں سے ہماری راہ میں اٹھائیں۔

نماز کی فضیلت کے متعلق احادیث نبویہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ نے فرمایا، بندہ جب نماز کیلئے کھڑا ہوتا ہے تو اس کیلئے جنتوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اس کے اور پروردگار کے درمیان حجاب ہٹا دیئے جاتے ہیں اور حور عین اس کا استقبال کرتی ہیں۔ جب تک نہ ناک سنکے نہ کھکھارے۔ (طبرانی)

نمازی کیلئے اعزاز

رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، بندہ جب نماز شروع کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کی طرف توجہ فرماتا ہے اور وہ بندے سے اُس وقت تک توجہ نہیں ہٹاتا جب تک بندہ اپنا منہ نہ پھیرے یا دائیں بائیں جھاٹکے۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ بندہ جب تک نماز کی حالت میں رہتا ہے تین حمتیں اُس کی شاملی حال رہتی ہیں ایک یہ کہ آسمان سے اُس کے سر پر نیکیوں کی بوچھاڑ ہوتی رہتی ہے، دوسری یہ کہ فرشتے نمازی کے قدموں سے آسمان تک گھیرے میں لئے رہتے ہیں، تیسرا یہ کہ منادی ندا کرتا ہے کہ اللہ عزوجل اُس کی نماز کی گواہی دیتا ہے اگر بندہ کو یہ معلوم ہو جائے کہ وہ کس کی بارگاہ میں مناجات کر رہا ہے، تب وہ کسی اور طرف کبھی توجہ نہ کرتا۔

پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آخری وصیت بھی نماز کے متعلق تھی۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زبان مبارک پر آخری الفاظ یہ تھے: **الصلوٰۃ الصلوٰۃ وما ملکت ایمانکم نماز، نماز اور غلام۔**

اول وقت میں نماز کی ادائیگی

رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص اول وقت میں نماز ادا کر لیتا ہے خود اس کی نماز جگہ کاتی ہوئی اور تاباں بن کر آسمان پر اٹھاتی جاتی ہے اور عرش پر پہنچ جاتی ہے اور وہ قیامت تک نمازی کیلئے استغفار کرتی رہتی ہے اور کہتی ہے کہ جیسی حفاظت تو نے میری کی اللہ عزوجل تیری حفاظت بھی اسی طرح کرے۔

علامہ شعرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی مسلمان نماز پڑھتا ہے اور وہ قبول ہو جائے تو اس نماز کے نور سے ایک فرشتہ پیدا کیا جاتا ہے۔ اس فرشتے کی یہ ڈیوٹی لگادی جاتی ہے کہ وہ قیامت تک نماز پڑھتا رہے تاکہ اس کی نماز کا ثواب اس نمازی کو پہنچتا رہے۔ (لطائف المنن)

جس طرح نماز کی ادائیگی پر بے شمار فضیلیتیں اور ڈیروں اجر و ثواب ہے، بالکل اسی طرح ترک نماز پر بے شمار وعدیں بھی ہیں۔

نماز کے ترک پر حکمِ ربی عزوجل

اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ

ترجمہ کنز الایمان: پوچھتے ہیں مجرموں سے تمہیں کیا بات دوزخ میں لے گئی۔ وہ بولے ہم نماز نہ پڑھتے تھے۔ (سورہ مدثر: ۳۰-۳۳)

دوسری جگہ ارشاد ہے:

ترجمہ کنز الایمان: اور نماز قائم رکھو اور مشرکوں سے نہ ہو۔ (سورہ روم، آیت نمبر: ۳۱)

نماز کے ترک پر احادیث نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے والد سے روایت بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہمارے اور ان کافروں کے درمیان ترکِ صلوٰۃ حد ہے، نیز جس نے قصد نماز ترک کی اُس کا نام دوزخیوں کے ساتھ دوزخ کے دروازے پر کھا جائے گا۔

امام احمد و دارمی و تیہنی سے شعب الایمان میں مروی ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے نماز کی حفاظت کی (یعنی ہمیشہ پڑھا) قیامت کے دن وہ نماز اس کیلئے نور و برہان و نجات ہوگی اور جس نے حفاظت نہ کی، اس کیلئے نہ نور ہے نہ برهان نہ نجات اور قیامت کے دن قارون و هامان وابی بن غفار کے ساتھ ہوگا۔

صحیحین میں نوبل بن معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جس کی نماز فوت ہوئی تو گویا اُس کے اہل و مال جاتے رہے۔

آنہ کے نزدیک بے نمازی کا شرعی حکم

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک حکم

امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کے نزدیک اس کو قید کیا جائے اور اسوقت تک قید میں رکھا جائے جب تک کہ وہ توبہ کر کے نمازنہ پڑھ لے ورنہ تمام عمر قید میں رہے گا، یا اسے اتنا مارا جائے کہ اس کے بدن سے خون بہنے لگے۔ یہاں تک کہ توبہ کرے یا اسی حالت میں مر جائے۔ (ذریختار)

امام مالک علیہ الرحمۃ اور امام شافعی علیہ الرحمۃ کا حکم

امام مالک اور امام شافعی علیہ الرحمۃ کے نزدیک بے نمازی واجب القتل ہے (یعنی اسے قتل کرنا واجب ہے)۔ (ذریختار)

امام احمد بن حنبل علیہ الرحمۃ کا حکم

حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک بے نمازی جس نے سُستی اور غفلت کی بنا پر تین نمازوں کو ترک کیا اور چوتھی نماز کا وقت بھی اس نے تگک کر دیا تو ایسے شخص کو شادی شدہ زانی کی طرح حد شرعی لگا کر قتل کر دیا جائے۔ (ذریختار)

حضرت شاہ عبد القادر جیلانی المعروف غوث الاعظم علیہ الرحمۃ کا حکم

حضرت شاہ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک بے نمازی مرتد (وین سے پھر جانے والا) ہے۔ اگر مر جائے تو اس کی نمازِ جنازہ نہ پڑھے اور نہ مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرے بلکہ کسی کھڈے میں پھینک دیا جائے۔ (غیریہ)

جہاں آج کی عورتیں ہر میدان میں مردوں سے آگے نکلنے میں کوشش ہیں کاش ہماری یہ بہنیں حقیقت و معرفت کے میدان میں ان سے آگے نکلنے میں کوشش ہوتیں۔ عبادت و علم و عمل میں ان سے سبقت لے جانے کی کوشش کرتیں۔ اپنی مسلمان بہنوں کے اندر نماز کا ذوق و شوق بیدار کرنے کیلئے نماز سائنسی تحقیق کی روشنی میں پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ لیکن اس کتاب کا مطالعہ کرتے ہوئے نماز کا ذوق و شوق اس لئے بڑھے کہ نماز رب عزوجل کے قریب کرتی ہے۔

لبس ذہن میں یہ بات رکھی جائے کہ ہمارا مذہب ہمارا اسلام کتنا مکمل مذہب ہے کہ اس کا ہر عمل ہمیں نفع دیتا ہے۔ الغرض خشوع اور خضوع، عاجزی و اگساری، خوف و خشیت الہی اور غبہت و شوق کے ساتھ نماز ادا کرنے پر اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہوتی ہے۔

نماز خشوع اور خضوع سے ادا کرنا

نماز کے جس طرح دُنیاوی اور اُخروی بے شمار فوائد ہیں اسی طرح طبقی اور سائنسی فوائد بھی بے شمار ہیں۔ لیکن یہ سائنسی فوائد، نیز بیماریوں سے بچاؤ وغیرہ اُس وقت فائدہ پہنچائیں گے، جب ہم نماز پوری توجہ اور یجمیع اور اُس کے پورے آداب سے ادا کریں اور جلد بازی سے کام نہ لیں۔

- ☆ اگر خشوع اور خضوع نماز میں زیادہ ہو گا تو ڈپریشن، بے چینی جیسے امراض کا بالکل خاتمه ہو جاتا ہے۔
اس سے خودکشی کے رُجھان، ذہنی سطح سے کم ہو کر دھل جاتے ہیں۔
- ☆ حرص طمع، لالج، دروغ گوئی، بخل، کینہ، حسد وہ امراض ہیں جن سے انسان نفیا تی امراض میں بنتا ہو جاتا ہے۔
لیکن انہتائی خشوع و خضوع اور دھیان سے پڑھنے والی نمازان امراض سے نجات دلاتی ہے۔
- ☆ نماز سکون کا واحد ذریعہ ہے۔ لیکن وہ نماز جس میں خشوع اور خضوع ہو۔

خشوع اندر کے سکون، دھیان اور توجہ کا نام ہے۔

خضوع باہر کی ترتیب اور توجہ کا نام ہے۔

- ☆ ٹیلی پیتھی، ہمپنا نرم، یوگا، علاج انسانی ان ہی دونوں کے طلبگار ہیں۔
- ☆ ایک ماہ نفیا تی کا کہنا ہے کہ اگر لوگوں کو خشوع اور خضوع کے فوائد کا پتا چل جائے تو وہ کار و بار چھوڑ کر اپنی نمازیں پڑھیں۔

نماز

نماز کی ادائیگی کیلئے کچھ چیزیں ایسی ہیں جو نماز شروع کرنے سے پہلے ضروری ہیں یعنی اگر ہم نے ان چیزوں کے بغیر نماز شروع کی تو نماز ادا نہ ہوگی۔ یہ باہر کی چیزیں نماز کی شرائط کہلاتی ہیں۔

کچھ چیزیں نماز شروع کرنے کے بعد نماز کے اندر ضروری ہیں۔ وہ چیزیں نماز کے فرائض کہلاتے ہیں۔ کچھ چیزیں نماز کو مکمل کرنے، اس کو صحیح ادا کرنے اور اس کے اندر خشوع اور خصوصی پیدا کرنے کیلئے ضروری ہیں۔ یہ سنن اور مستحبات کہلاتے ہیں۔

نماز کی شرائط

ادائیگی نماز کیلئے کھڑے ہونے سے قبل مندرجہ ذیل شرائط ہیں:-

(۱) طہارت (۲) ستر عورت (۳) وقت (۴) استقبال قبلہ (۵) نیت (۶) تکمیر تحریمہ۔

(۱) طہارت

طہارت سے مراد یہ ہے کہ نماز پڑھنے والے کے بدن کا حدیث اصغر و اکبر (بادوضو و باغسل ہونا) سے اور نجاست حقیقیہ قدر مانع (یعنی جس مقدار سے نماز نہیں ہوتی) سے پاک ہونا، نیز اس کے کپڑے اور اس جگہ کا جس پر نماز پڑھنے کی نجاست حقیقیہ قدر مانع سے پاک ہونا۔

مندرجہ بالا تعریف سے یہ بات واضح ہو گئی کہ طہارت تین چیزوں پر ہے:-

(۱) نمازی کے بدن کا پاک ہونا (۲) نمازی کے کپڑے کا پاک ہونا (۳) نماز کی جگہ کا پاک ہونا۔

بدن کا پاک ہونا

ضروری ہے کہ نمازی کا بدن پاک ہو۔ پاک سے مراد یہ ہے کہ حدیث اکبر (یعنی موجبات غسل) جس سے غسل فرض ہوتا ہے اور حدیث اصغر (یعنی نواقص وضو) وضو توڑنے والی چیزیں۔

وضو کی تعریف یہ ہے کہ نماز کیلئے بدن کے ایسے اعضاء کو دھونا کہ جن کے دھونے بغیر نماز شروع نہ ہوگی۔

قرآن پاک میں وضو کا حکم

اللہ عزوجل قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قَمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَغُسلُوا وُجُوهُكُمْ وَ اِيْدِيْكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ

وَ اَمْسَحُوا بِرُؤْسِكُمْ وَ اَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ (سورة مائدہ: ٦)

ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والو! جب تم نماز کا ارادہ کرو (اور وضو نہ ہو) تو اپنے منہ اور اپنی کہنوں تک ہاتھوں کو دھو اور سروں کا مسح کرو اور ٹخنوں تک پاؤں دھو۔

فرائض وضو

(۱) منہ دھونا (۲) کہنوں سمیت دونوں ہاتھوں کا دھونا (۳) سر کا مسح کرنا (۴) ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں کا دھونا۔

دھونے کی تعریف

کسی عضو کے دھونے کے یہ معنی ہیں کہ اس عضو کے ہر حصہ پر کم از کم دو قطرے پانی بہہ جائیں۔ بھیگ جانے یا تیل کی طرح پانی چپڑ لینے یا آدھ قطرہ بہہ جانے کو دھونا نہیں کہیں گے، نہ اس سے وضو یا غسل ادا ہوگا۔

اس مسئلہ کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے۔ عام طور پر اس کی طرف توجہ نہیں کی جاتی اور نمازیں بیکار ہو جاتی ہیں۔ (بہار شریعت)

مسح کی تعریف

کسی عضو پر تر ہاتھ پھیرنے یا تری پہنچنے کو مسح کہتے ہیں۔ (ذر عمار)

وضو کا طریقہ

☆ اوپر جگہ قبلہ رو بیٹھیں، یہ مستحب ہے۔

☆ وضو کی نیت اس طرح کریں میں وضو کرتی ہوں پا کی حاصل کرنے کیلئے، اللہ عزوجل کی خوشنودی حاصل کرنے کیلئے۔

☆ بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھیں، کیونکہ جو وضو بسم اللہ سے شروع کیا جائے تمام بدن کو گناہوں سے پاک کر دیتا ہے، ورنہ جتنے اعضاء پر پانی گزرے گا وہی گناہوں سے پاک ہوں گے۔

☆ پہلے تین تین بار پہنچوں تک دونوں ہاتھ دھوئیں پھر مسواک کریں۔

☆ مسوک نہ بہت نرم ہونے زیادہ سخت ہو۔

☆ پیلو، زیتون یا نیم وغیرہ کی لکڑی ہو، میوے کی یا خوبصوردار و رخت کی لکڑی کی نہ ہو، بہت موٹی نہ ہو، زیادہ سے زیادہ ایک باشت بھی ہو۔

☆ مسوک اس طرح ہاتھ میں لیں کہ چھنگلیا مسوک کے نیچے اور نیچے کی تین انگلیاں اور اگلوٹھا سرے پر ہو۔ کم از کم تین بار دائیں بائیں اور اپر نیچے مسوک کریں اور ہر مرتبہ مسوک کو دھوئیں۔

☆ پہلے سیدھی طرف اور پر کے دانتوں پر پھر اٹھی طرف بھی اور پر ہی کے دانتوں پر مسوک کریں۔ پھر سیدھی طرف نیچے کے دانتوں پر پھر اٹھی طرف نیچے کے دانتوں پر۔

مسواک کی فضیلت

☆ ابو عیم حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، دورِ کعیسی جو مسوک کر کے پڑھی جائیں افضل ہیں بغیر مسوک کی ستر رکعتوں سے۔

☆ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب بندہ مسوک کر لیتا ہے پھر نماز کو کھڑا ہوتا ہے تو فرشتہ اسکے پیچھے کھڑا ہو کر قرأتِ سنتا ہے پھر اس سے قریب ہوتا ہے یہاں تک کہ اپنا منہ اسکے منہ پر رکھ دیتا ہے۔

☆ پھر تین بار اس طرح کلی کریں کہ منہ کی تمام جڑیں، دانتوں کی تمام کھڑکیوں میں پانی پہنچ جائے کہ ڈھو میں اس طرح کرنا سنت مؤكد ہے اگر روزہ نہ ہو تو غرغرة بھی کرے۔

☆ کلی یا غرغرة داہنے ہاتھ سے پانی لے کر کریں۔

☆ پھر بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی ناک میں میں ڈال کر ناک صاف کریں۔

☆ تین چلو سے تین بار ناک میں پانی چڑھائیں کہ جہاں تک نرم گوشت ہوتا ہے، ہر بار اس پر پانی بہہ جائے اور روزہ نہ ہو تو ناک کی جڑ تک پانی پہنچائیں (یہ کام دائیں ہاتھ سے کریں)۔

☆ پھر تین بار منہ اس طرح دھوئیں کہ لمبائی میں شروع پیشانی سے جہاں سے عادتاً بال جمنے کی انہا ہو، ٹھوڑی کے نیچے تک اور چوڑائی میں ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک پانی بہہ جائے (لوگ وغیرہ ہلا کر اس کے نیچے پانی بھائیں)۔

☆ پھر پہلے دایاں اور پھر بایاں ہاتھ کہنوں سمیت اس طرح دھوئیں کہ ناخن سے لے کر کہنوں تک ہر جگہ پانی بہہ جائے۔ ہاتھ دھوتے وقت اس بات کا خاص طور سے خیال رکھیں کہ ایک روکھا بھی خشک نہ رہے اگر پانی کسی بال کی جڑ کو ترکرتا ہوا بہہ گیا اور اوپری حصہ خشک رہ گیا تو وضو نہ ہو گا۔

☆ پھر پورے سر کا مسح کریں کہ پورے سر کا مسح کرنا سُنّت ہے اور چوتھائی سر کا مسح فرض ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں کے انگوٹھے اور کلمے کی انگلی چھوڑ کر ایک ہاتھ کی باقی انگلیوں کے سرے دوسرے ہاتھ کی تین انگلیوں کے سرے سے ملائیں اور پیشانی کے بال پر رکھ کر گدی تک کھینچتے ہوئے لے جائیں۔

☆ پھر کلمے کی انگلی کے پیٹ سے کانوں کے پیٹ کا اور انگوٹھوں کے پیٹ سے کانوں کی پشت کا اور انگلیوں کی پشت سے گردن کا مسح کریں مگر گلے پر ہاتھ نہ پھیریں۔

☆ پھر تین بار پہلے دایاں پاؤں اس کے بعد بایاں پاؤں ٹخنوں سمیت دھوئیں اور پاؤں کی انگلیوں کا خلال بالائیں ہاتھ کی چھنگلی سے کریں (اگر لوٹ سے وضو کیا ہے تو وضو کا بچا ہوا پانی تھوڑا اسی پی لیں کہ شفائنٹ ہے)۔

☆ وضو کے بعد آسمان کی طرف منہ کر کے کلمہ شہادت اور سورہ قدر پڑھیں۔

ضروری مسائل

کسی عضو کے دھونے کے معنی یہ ہیں کہ اس عضو کے ہر حصے پر کم سے کم دو بوند پانی بہہ جائے۔ بھیگ جانے یا تیل کی طرح پانی چڑیلنے سے یا ایک آدھ بوند بہہ جانے کو دھونا نہ کہیں گے۔ نہ اس سے عسل اور وضو ادا ہو گا۔ اس امر کا لحاظ بہت ضروری ہے۔ اکثر خواتین اس چیز سے غافل رہتی ہیں جس کی وجہ سے نمازیں برپا دھون جاتی ہیں۔ خیال رکھا جائے کہ بدن کے کچھ ایسے حصے ہیں کہ جب تک ان کا خاص خیال نہ کیا جائے ان پر پانی نہیں بہتا، جیسے گھبیاں، پاؤں کے گئے، انگلیوں کے درمیانی حصے۔

☆ مسکارا، آئی لائز، افشاں، لپ اسٹک، نیل پاش مانع وضو و عسل ہیں (یعنی ان سے وضو و عسل نہیں ہو گا) لہذا ان کا چھڑانا فرض ہے۔

☆ چہرہ دھوتے وقت نہ آنکھوں کو ختنی سے بند کریں اور نہ ہونٹوں کو ٹھیکھیں کہ وہ جگہ جو عادتاً منہ بند کرنے سے ظاہر ہوتی ہے اس تک پانی نہیں پہنچے گا اور اس طرح وضو کا فرض کامل طور پر ادا نہ ہو گا۔

☆ نقطہ کا سوراخ اگر بند نہ ہو تو اس میں پانی بہانا فرض ہے اگر تنگ ہو تو پانی ڈالنے میں نقطہ کو حرکت دے، ورنہ ضروری نہیں۔
☆ لپک کا ہر بال دھونا ضروری ہے۔ اگر اس میں کوئی چیز مثلاً مسکارا یا آئی لائز وغیرہ لگا ہو تو اس کا چھڑانا فرض ہے۔
☆ واٹر پروف لائز و مسکارا کیلئے خاص طور پر احتیاط ضروری ہے۔

☆ ہر قسم کے جائز و ناجائز گہنے، چھلے، انگوٹھیاں، لکنگن، کانچ کی چوڑیاں، ریشم کے لچھے وغیرہ اگر اتنے تنگ ہوں کہ نیچے پانی نہ بہے تو اتار کر دھونا فرض ہے اور اگر صرف ہلا کر دھونے سے پانی بہہ جاتا ہے تو حرکت دینا ضروری نہیں اور اگر ڈھیلے ہوں کہ بے ہلا کے بھی پانی پہنچ جائے گا تو ہلا نا کچھ ضروری نہیں۔

☆ افشاں (Glitter) والی چوڑیاں کہ ان کی چمک ہاتھوں پر جم جاتی ہے اس کو چھڑانا بھی ضروری ہے۔
☆ پاؤں دھوتے وقت یا احتیاط ضروری ہے کہ پاؤں کے انگوٹھوں میں اس قدر کھینچ کر دھاگہ باندھ دیتے ہیں کہ پانی کا بہنا تو در کنار دھاگے کے نیچے تر بھی نہیں ہوتا، اس سے بچنا لازم ہے کہ اس صورت میں وضو نہیں ہوتا۔ (بہار شریعت)

وضو اور سائنسی تحقیق

وضو طہارت کا ایک ایسا اسلامی امتیازی عمل ہے جو کسی بھی مذہب میں نہیں پایا جاتا۔ یہ ایک ایسا عمل ہے جس سے بدن کے وہ حصے صاف ہوتے ہیں جن کے ذریعے امراض جسم میں داخل ہوتے ہیں۔

☆ وضو میں سب سے پہلے ہاتھ دھونے کے جاتے ہیں۔ ہاتھوں کے بعد کلی کرنی ہے۔ اگر ہاتھ صاف نہ ہوں گے اور جراثیم سے آلودہ ہوں گے تو یہی جراثیم منہ کے راستے جسم میں داخل ہو کر متعدد امراض کا باعث بن جائیں گے۔

☆ اگر ہاتھوں کو نماز کے بہانے وضو کے ذریعے دھویاں جائے تو مندرجہ ذیل امراض کے پھیلنے کے قوی خطرات ہوتے ہیں۔ مثلاً جلد کارگنگ اور ان کی بیماریاں، گرمی دانے، ایگزیما، جلدی سوزش، پھپھوندی کی بیماری وغیرہ۔

☆ کھانا کھانے میں غذائی ذرات دانتوں میں آنکھ کر رہ جاتے ہیں اور پھر یہ غذائی ذرات متعفن ہو کر ایک خاص شکل اختیار کر لیتے ہیں اور لعاب دہن کے ذریعے معدے میں پہنچتے رہتے ہیں اور یہی نقصان دہ مادے دانتوں اور مسوز ہوں کو نقصان پہنچاتے رہتے ہیں۔ کلی اور مسواک سے یہ امراض لاحق نہیں ہوتے۔

اسی طرح ہوا کے ذریعے ہزاروں جراثیم منہ میں جمع ہو جاتے ہیں اور لعاب کی وجہ سے چپک جاتے ہیں اگر انکو صاف نہ کیا جائے تو یہ مندرجہ ذیل امراض کا باعث بن جاتا ہے۔ منہ کے کناروں کا پھٹنا، ہونٹوں اور منہ کی داد، منہ میں پھپھوندی کی بیماریاں، چھالے وغیرہ۔

☆ ناک کے ذریعے انسانی جسم میں گرد و غبار داخل ہوتے رہتے ہیں حتیٰ کہ دائیٰ نزلہ زکام اور ناک کے امراض کا باعث بنتے ہیں۔ دن میں پانچ دفعہ ناک دھونے سے یہ تمام خدشات دور ہو جاتے ہیں۔

☆ چہرہ دھونے سے اس کے حسن اور خوبصورتی میں اضافہ ہوتا ہے۔ پانچ مرتبہ چہرہ دھونے سے نہ اس پر دانے نکلتے ہیں اور نہ ہی الرجی ہوتی ہے۔ چہرے پر ہاتھ ملنے سے چہرے کامساج ہو جاتا ہے۔ اس سے خون کا دواران متوازن ہوتا ہے۔

☆ ہاتھ کہنیوں سمیت دھونے سے ہاتھوں کی وہ تینوں ریگس جن کا تعلق بالواسطہ دل و دماغ اور جگر سے ہے۔ ہاتھوں کو دھونے سے ان تینوں اعضاء کو تقویت پہنچتی ہے اور امراض سے دور رہتے ہیں۔

☆ کئی دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ انسان کا دماغ کام کرنا چھوڑ دیتا ہے لہذا تمام مغربی ڈاکٹر اس بات پر متفق ہیں کہ مسح والی جگہ کو دوچار بار ضرور تر کیا جائے تاکہ دماغ اپنی اصلی پوزیشن میں آجائے اور جسم کے دوسرے تمام حصوں کیلئے فعال ہو جائے۔

☆ سب سے زیادہ دھول مٹی اور جراثیم سے پاؤں آلودہ ہوتے ہیں اور سب سے پہلے جو نفیکش ہوتا ہے وہ پاؤں کی انگلیوں کے درمیان ہوتا ہے۔ وضو میں پانچ دفعہ انگلیوں کے خلال کا حکم دیا گیا ہے تاکہ کسی قسم کا جرثومہ انکانہ رہ جائے۔ پاؤں دھونے کی وجہ سے بے شمار امراض کا خاتمہ بھی ہوتا ہے مثلاً ذپریشن، بے چینی، بے سکونی، دماغی خشکی اور نیند کی کمی وغیرہ جیسے مہلک امراض کا خاتمہ ہوتا ہے۔

غسل

قرآنِ پاک میں غسل کا حکم

اللہ عز وجل قرآنِ پاک میں فرماتا ہے:

وَإِن كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطْهُرُوا

ترجمہ کنز الایمان: اور اگر تم جُنُب ہو جاؤ تو خوب پاک ہو جاؤ یعنی غسل کرو۔

غسل کے فرائض

غسل میں مندرجہ ذیل تین فرض ہیں:

(۱) کلی کرنا (۲) ناک میں پانی ڈالنا (۳) تمام بدن پر پانی بہانا۔

کلی کرنا

کلی کرنا یہ ہے کہ منہ کے ہر پر زے، گوشے اور ہونٹ اور حلق کی جڑ تک ہر جگہ پانی بہہ جائے۔ آجکل کلی کرنے کا یہ مطلب لیا جاتا ہے کہ تھوڑا سا پانی منہ میں لے کر اگل دو، اگرچہ زبان کی جڑ اور حلق کے کنارے تک پانی نہ پہنچے، یوں غسل نہیں اُترتا، نہ اس غسل سے نماز ہو سکتی ہے۔ بلکہ فرض یہ ہے کہ داڑھوں کے نیچے گالوں کی تہہ میں دانتوں کی جڑ اور کھڑکیوں میں اور زبان کی ہر کروٹ میں حلق کے کنارے تک ہر پر زے پر پانی بہہ جائے۔ (درِ مختار)

ناک میں پانی ڈالنا

دونوں نھیں میں جہاں تک نرم حصہ ہے یعنی سخت بدھی کے شروع تک دھونا کہ پانی کو سوچ کر اوپر چڑھائیں۔
بال برابر جگہ بھی ڈھلنے سے نہ رہ جائے ورنہ غسل نہ ہوگا۔

ناک کے اندر کثافت (رینٹھ) جم گئی ہو تو اس کا چھڑانا فرض ہے، نیز ناک کے بالوں کا بھی دھونا فرض ہے۔

ناک کا سوراخ بند نہ ہو تو اس میں پانی پہنچانا ضروری ہے اور اگر تگ ہے تو حرکت دینا ضروری ہے ورنہ نہیں۔
(درِ مختار، رذو الحجہ)

تمام ظاہری بدن پر پانی بہانا

سر کے بالوں سے پاؤں کے تلوؤں تک جسم کے ہر پر زے پر اور ہر روگنگے پر پانی بہہ جانا، جب تک ایک ایک ایک پر زے پر پانی بہتا ہو انہ گزرے گا غسل ہرگز نہ ہوگا۔ (بہار شریعت)

غسل کا مکمل طریقہ

★ غسل شروع کرنے سے پہلے غسل کی نیت کہ نیت کرتی ہوں میں غسل کی پاکی حاصل کرنے کیلئے اور اللہ عزوجل کی خوشنودی کیلئے۔

★ دونوں ہاتھ پہنچوں تک تین تین بار دھوئیں، پھر استنج کی جگہ دھوئیں خواہ نجاست لگی ہو یا نہ ہو۔

★ پھر جسم پر کہیں اور نجاست لگی ہو تو اس کو دوڑ کریں۔

★ پھر نماز کا ساوضو کریں مگر پاؤں نہ دھوئیں، ہاں اگر چوکی وغیرہ پر غسل کر رہی ہوں تو پاؤں بھی دھو لیں۔

★ پھر بدن پر تیل کی طرح پانی چپڑ لیں (خصوصاً سردیوں میں) (نوت: اس دوران صابن بھی لگا سکتے ہیں)۔

★ پھر تین بار سیدھے کندھے پر پانی بھائیں۔

★ اس کے بعد بائیں (اٹھے) کندھے پر پانی بھائیں۔

★ اس کے بعد سر پر اور تمام بدن پر تین بار پانی بھائیں۔ گردن، بغلیں، ران، پنڈلیوں کے ملنے کی جگہیں، ڈھلکی ہوئی پستان، ناف کے سوراخ، شرمگاہ کا ہر گوشہ اور دیگر تمام اعضاء پر خاص احتیاط سے پانی پہنچائیں۔

★ اب غسل کی جگہ سے الگ ہو جائیں اور اگر وضو کرنے میں پاؤں نہیں دھوئے تھے تواب دھو لیں۔

★ غسل کے بعد تو لیے وغیرہ سے جسم پوچھنے میں حرج نہیں۔

★ غسل کے بعد فوراً کپڑے پہن لیں۔

★ اگر مکروہ و قُت نہ ہو تو دور کعت نفل ادا کرنا مستحب ہے۔

غسل کی احتیاطیں

غسل میں اکثر اوقات بد احتیاطیاں پائی جاتی ہیں جن سے غسل نہیں ہو گا اور نماز میں بر باد ہو جائیگی۔ لہذا یہ باتیں یاد رکھیں:-

- ☆ پانی کو تیل کی طرح چپڑ لینے پر قناعت نہ کریں کہ یہ دھونا نہیں بلکہ سچ ہوا، حالانکہ غسل میں ہر عضو کو دھونا فرض ہے۔
- ☆ جسم میں بعض جگہیں ایسی ہیں کہ جب تک خاص طور پر احتیاط نہ کی جائے تو نہیں دھلیں گی، لہذا احتیاط کیسا تھا پانی بہا کیں کہ بدن کے ہر ذریعے ہر رو نگئے پر پانی بہہ جائے۔
- ☆ سر کے بال گوند ہے ہوئے نہ ہوں تو ہر بال پر جڑ سے نوک تک پانی بہانا ضروری ہے اور گوند ہے ہوئے ہوں تو عورت پر صرف جڑ ترکر لینا ضروری ہے کھولنا ضروری نہیں۔ ہاں چوٹی اگر سخت گوند ہی ہوئی ہو کہ بے کھولے جڑیں ترند ہو گئی تو کھولنا ضروری ہے۔
- ☆ کان اور ناک میں زیورات پہنچنے کے اگر سوراخ ہیں تو ان میں بھی پانی بہانا ضروری ہے۔ اگر سوراخ نہ ہے تو حرکت دے کر پانی پہنچائیں۔
- ☆ کان کے ہر ہر پر زے اور اس کے سواخ کامنہ، کانوں کے پیچھے بال ہٹا کر پانی بہا کیں۔
- ☆ ٹھوڑی اور گلے کا جوڑ کے بے منہ اٹھائے نہ دھلیں گے۔
- ☆ دونوں بغلیں کہ بغیر ہاتھ اٹھائے نہ دھلیں گی۔
- ☆ بازو کا ہر پہلو اور پیٹھ کا ہر حصہ۔
- ☆ پیٹ کی بلیں اٹھا کر اور ناف میں اُنگلی ڈال کر دھوئیں۔
- ☆ ران اور پیٹرو کا جوڑ، ران اور پنڈلی کا جوڑ۔
- ☆ دونوں سرین کے ملنے کی جگہ۔
- ☆ رانوں کی گولائی اور پنڈلیوں کی کروٹیں۔
- ☆ ڈھلی ہوئی پستان کو اٹھا کر دھوئیں۔
- ☆ پستان اور پیٹ کے جوڑ کی جگہ۔
- ☆ شرمگاہ کا ہر گوشہ ہر نکڑا نیچے اور پر خیال سے دھوئیں، ہاں اندر انگلی ڈال کر دھونا ضروری نہیں، مستحب ہے۔
- ☆ یوں ہی حیض و نفاس سے فارغ ہو کر غسل کریں تو ایک پرانے کپڑے سے اندر سے خون کا اثر صاف کر لینا مستحب ہے لازمی نہیں۔

☆ ماتھے پر افشاں (Glitter) چپٹی ہوتا اس کا چھڑانا بھی ضروری ہے۔

☆ بالوں میں اگر Gell گا ہے کہ اس کے ہوتے بال ترنہ ہوں گے یا Hair Spray ہوتا اس کا چھڑانا ضروری ہے ورنہ عسل نہ ہوگا۔

☆ نیل پالش لگی ہوتا اس کا چھڑانا فرض ہے کہ بغیر چھڑائے وضواور عسل نہ ہوگا۔

☆ اگر تہہ دار میک اپ کیا ہوا ہے تو اس کا چھڑانا بھی ضروری ہے۔ (ڈری مختار، رڈ امختار، بہار شریعت)

جس شخص پر عسل فرض ہوتا سے چاہئے کہ جلد از جلد عسل کر لے کہ جبکی کے بارے میں حدیث پاک میں ارشاد ہے کہ جس گھر میں بجب ہواں گھر میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔

احتیاط کے ساتھ عسل کرنے سے جسم کے وہ تمام پوشیدہ اعضاء جو کہ عام طور پر بے دھیانی میں دھونے سے رہ جاتے ہیں وہ دھل جاتے ہیں اور انسان اپنے اندر ایک فرحت بخش احساس اور نئی زندگی محسوس کرتا ہے یہ فرحت اور تازگی خشوع کے زیادہ تر قریب کرتی ہے اور دل و دماغ کی تقویت کا باعث بنتی ہے۔

ای طرح عورت کے جسم کا حیض و نفاس سے پاک ہونا ضروری ہے۔

کپڑے کا پاک ہونا

جس طرح نمازی کے بدن کا پاک ہونا ضروری ہے اسی طرح نمازی کے کپڑے کا پاک ہونا ضروری ہے۔
تاپاکی دو طرح کی ہوتی ہے (۱) نجاستِ غلیظہ (۲) نجاستِ خفیفہ

نجاستِ غلیظہ

انسان کے بدن سے جو ایسی چیز لٹکے کہ اس سے غسل یا ضرور اجنب ہو نجاستِ غلیظہ ہے۔ جیسے پاخانہ، پیشاب، بہتا خون، پیپ، منہ بھر قے، جیض و نفاس و استحافہ کا خون، منی، ودی، ندی، دکھتی آنکھ کا پانی، اس کے علاوہ شراب، بہنے والا خون، مردار کا گوشت اور اس کا چڑا، ان جانوروں کا پیشاب جن کا گوشت نہیں کھایا جاتا، گتوں کا پاخانہ، درندوں کا پاخانہ اور تھوک، مرغی بیٹخ اور مرغابی کی بیٹ وغیرہ یہ سب نجاستِ غلیظہ ہیں۔ (نورالایضاح، بہار شریعت)

نجاستِ غلیظ کا حکم

- ☆ نجاستِ غلیظہ کا حکم سخت ہے۔ اگر کپڑے یا بدن پر ایک درہم سے زیادہ لگ جائے تو اس کا پاک کرنا فرض ہے۔ بغیر پاک کئے نماز پڑھلی تو نہ ہوگی اور اگر جان بوجھ کر پڑھی تو گناہ گار ہوئی اور اگر بہ نیتِ استخفاف (ہلکا جاننا) ہے تو کفر ہوا۔
- ☆ اگر ایک درہم کے برابر ہے تو پاک کرنا واجب ہے کہ بغیر پاک کئے نماز پڑھلی تو تکرو و تحریمی ہوئی یعنی ایسی نماز کا اعادہ واجب ہے اور قصد اپڑھی تو گنہگار ہوگی۔
- ☆ ایک درہم سے کم ہے تو پاک کرنا سنت ہے کہ بغیر پاک کئے نماز پڑھلی تو ہو گئی مگر خلافِ سنت ہوئی، اس کا دوبارہ پڑھنا بہتر ہے۔

شریعت میں درہم کا وزن

- ☆ شریعت میں درہم کا وزن ساڑھے چار ماشہ اور زکوٰۃ میں تین ماشہ ۱/۱/۵ رتی ہے۔
- ☆ اس کی مقدار یہ ہے کہ ہتھی خوب پھیلا کر ہموار کھیں اور اس پر آہستہ سے اتنا پانی ڈالیں کہ اس سے زیادہ پانی نہ زک سکے اب پانی کا جتنا پھیلاوے ہے اتنا بڑا درہم سمجھا جائے گا۔ (بہار شریعت)

نجاست خفیفہ

مثلاً گھوڑے کا پیشاب، اس طرح اس چیز کا پیشاب جن کا گوشت کھایا جاتا ہے اور ایسے پرندوں کی بیٹ جن کو کھایا نہیں جاتا۔ (نور الایضاح)

نجاست خفیفہ کا حکم

نجاست خفیفہ کا یہ حکم ہے کہ کپڑے کے حصے یا بدن کے جس عضو میں لگی ہے، اگر اس کی چوتھائی سے کم ہے (مثلاً دامن میں لگی ہے تو دامن کی چوتھائی سے کم آستین میں اس کی چوتھائی سے کم، یونہی ہاتھ میں لگی، ہاتھ کی چوتھائی سے کم ہے) تو معاف ہے، اس سے نماز ہو جائے گی اور اگر پوری چوتھائی میں ہو تو بے دھوئے نماز نہ ہوگی۔

نجاست غلیظ اور خفیفہ کے مفصل بیان فقہ کی مستند کتابوں مثلاً بہار شریعت، سنتی بہشتی زیور وغیرہ میں دیکھے جا سکتے ہیں۔

کپڑے پاک کرنے کا طریقہ

☆ نجاست اگر دلدار ہے جیسے پاخانہ، گوبر، خون وغیرہ تو دھونے میں گنتی کی کوئی شرط نہیں بلکہ اس کو دور کرنا ضروری ہے۔ اگر ایک بار دھونے سے صاف ہو جائے تو پاک ہو جائے گی اگرچہ دو یا پانچ بار دھونے سے صاف ہو تو ۲ یا ۵ بار دھونا پڑھے گا۔ ہاں اگر تین بار سے کم میں نجاست دور ہو جائے تو تین بار دھولینا مستحب ہے۔

☆ اگر نجاست دور ہو گئی مگر اس کا کچھ اثر باقی ہے، رنگ یا بوتو سے بھی دور کرنا لازم ہے۔ ہاں اگر اس کا اثر مشکل سے جائے تو اثر دور کرنے کی ضرورت نہیں، تین بار دھولیا تو کپڑا پاک ہو گیا۔ (عالیگیری، منیہ)

☆ نجاست اگر سپلی ہو تو تین بار دھونے اور تینوں بار بقوت نچوڑنے سے پاک ہو گا اور قوت کی ساتھ نچوڑنے کے یہ معنی ہیں کہ وہ شخص اپنی طاقت بھراں طرح نچوڑے کہ اگر پھر نچوڑے تو اس میں سے کوئی قطرہ نہ پیکے۔ اگر کپڑے کا خیال کر کے اچھی طرح نہ نچوڑا تو کپڑا پاک نہ ہو گا۔

☆ پہلی اور دوسری مرتبہ نچوڑنے کے بعد ہاتھ پاک کر لینا بہتر ہے اور تیسرا بار نچوڑنے سے کپڑا بھی پاک ہو گیا اور ہاتھ بھی۔ (بہار شریعت)

دوسری طریقہ.....

☆ سب سے پہلے کپڑے پر گلی نجاست صاف کریں۔

☆ اس کے بعد کپڑے کو پانی سے بھری ہوئی بائی میں ڈال کر نکاکھوں دیں اور تقریباً آدمی بائی جتنا پانی گرنے دیں۔ مثال کے طور پر اگر ایک بائی چھ میٹ میں بھرتی ہے تو تین میٹ تک پانی گرنے دیں، اب وہ کپڑا پاک ہو گیا۔

کپڑے کا پاک ہونا اور سائنسی تحقیق

کپڑے انسان کی بنیادی ضرورت ہیں اگر نمازی کا بدن اور کپڑے پاک نہ ہوں تو قسم قسم کے جراثیمی مادے مختلف یہاریوں کا باعث بن جاتے ہیں۔ گندے کپڑوں سے نماز پڑھنے میں وہ تازگی (Freshness) حاصل نہیں ہوتی جو صاف کپڑوں سے حاصل ہوتی ہے۔ یہی ناپاک کپڑے والا شخص جہاں بیٹھے وہاں امراض کے پھیلانے کا ذریعہ بن جاتا ہے۔ اس کے علاوہ میلے کھلے کپڑوں سے انسان کی سوچ لائف بھی کچھ نہیں رہتی کہ ہر شخص ایسے کپڑوں والے سے گریز کرتا ہے۔ اسلام نے نماز کے ذریعے سے آدمی کو معاشرے میں رہنے اور عزت کے ساتھ زندگی گزارنے کا سلیقہ بتایا ہے تاکہ وہ صاف اور پاک رہے اور ہر شخص اس سے محبت کرے۔

نمازی کی جگہ کا پاک ہونا

جس طرح کپڑے اور بدن کا پاک ہونا ضروری ہے اسی طرح نماز کیلئے ایسی جگہ منتخب کی جائے جو پاک ہو۔

☆ زمین زیادہ تر قدر تی عوامل مثلاً دھوپ، ہوا وغیرہ سے پاک ہو جاتی ہے اسی طرح جائے نماز، چٹائی، دری یا چاندنی وغیرہ کا بھی نجاست سے پاک ہونا شرط ہے۔

☆ جائے نماز میں ہاتھ پاؤں، پیشانی اور ناک رکھنے کی جگہ کا نماز پڑھنے میں پاک ہونا ضروری ہے، باقی جگہ اگر نجاست ہو تو نماز میں حرج نہیں ہاں نماز میں نجاست کے قرب سے بچنا چاہئے کہ یہ باعث کراہت ہے۔

جگہ کا پاک ہونا اور سائنسی تحقیق

نماز کی ادائیگی ایک مکمل عمل ہے۔ اس کیلئے ایسی جگہ منتخب کی جائے جہاں متعدد امراض کے جراثیم نہ ہوں۔ ناپاک اور غیر موزوں جگہ انسانی جسم پر خطرناک اثرات مرتب کرتی ہے اور پیتھالوجی کے مطابق کئی ایسی بیماریاں پیدا کرتی ہے کہ جو جسم و دماغ کی تمام قوتوں ختم کر دیتی ہیں۔ اس کے علاوہ ناپاک زمین سے تشنی، ہیضہ، ٹائی فائیڈ وغیرہ جیسے موزی امراض کا خطرہ ہوتا ہے۔

لیکن یہ تحقیقات اب ہوئی ہیں۔ اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات مہیا کرتا ہے۔ جس نے صدیوں قبل اس پہلو سے آگاہ کر دیا۔

(2) سُتُّر عورت

ستِر عورت یعنی بدن کا وہ حصہ جس کا چھپانا نماز میں فرض ہے، اس کا چھپانا۔

☆ عورت کیلئے نماز کی حالت میں منہ کی لٹکی اور دونوں ہتھیلیوں اور پاؤں کے سوا سارا بدن عورت ہے (یعنی ان کے علاوہ تمام بدن کا چھپانا ضروری ہے) (لہذا نماز کیلئے اگر تہاں اندھیری کوٹھری میں بھی ہو سائے ان پانچ عضو کے باقی تمام بدن چھپانا فرض ہے۔

☆ اسی طرح بعض خواتین جب نماز شروع کرتی ہیں تو ان کے کان نظر آرہے ہوتے ہیں اور اسی طرح کلائیاں اور مخنے بھی نظر آرہے ہوتے ہیں حالانکہ نماز میں ان اعضاء کا چھپانا فرض ہے لہذا اس طرح نماز شروع نہ ہوگی۔

☆ نماز میں جن اعضاء کا چھپانا فرض ہے ان میں سے کوئی عضواً یک چوتھائی سے کم کھل گیا تو نماز ہو گئی اور اگر چوتھائی کھل گیا اور فوراً چھپا لیا تو نماز ہو جائے گی اور اگر بقدر ایک رُکن یعنی تین مرتبہ سبحان اللہ کہنے کے کھلا رہا، یا خود کھولا اگرچہ فوراً چھپا لیا تو نماز جاتی رہی۔ (رُذ المحتار، عالمگیری)

☆ اتنا باریک دوپٹہ جس سے بالوں کی سیاہی جھلکے یا چمکے، عورت نے اوڑھ کر نماز پڑھی تو نہ ہوگی۔ لہذا ایسے باریک کپڑے مثلاً والل، جالی، کریپ، نازک ململ، باریک جارجٹ وغیرہ کے دوپٹے اور کپڑوں سے نماز نہ ہوگی۔ جس طرح بالوں کی رنگت کا نظر نہ آنا فرض ہے اس طرح بدن کی رنگت اگر جھلکی یا چمکی تو نماز نہ ہوگی۔

ستِر عورت اور سائنسی تحقیق

عورتوں کے باریک لباس سے جہاں شرم و حیا، حجاب و وفا، ختم ہو جاتی ہے وہاں اس کے کچھ نقصانات بھی واقع ہوتے ہیں۔

☆ سورج میں موجود الٹرا ایمیٹ ریز (Ultra Voilat Rays) سخت گرمی میں جلد اور جسم کیلئے بہت نقصان دہ ہوتی ہیں۔ اگر لباس مونا ہو تو یہ شعاعیں لباس سے باہر ہی رُک جاتی ہیں اور اگر لباس باریک ہو تو یہ شعاعیں جلد کو بہت نقصان پہنچاتی ہیں۔

☆ اس کے علاوہ جس لباس سے عورت کے جسم کی رنگت جھلکے اس جسم سے غلیظ نسواری لہریں لٹکتی ہیں۔

(3) وقت

تعريف..... قدرت نے انسان کے معمولاتِ زندگی اور اس کو ازل سے ابد تک جانتے اور پہچانتے ہوئے نماز میں اس کے اوقات اور قفعے مقرر کئے ہیں اور یہی اوقات اور قفعے اوقاتِ نماز کہلاتے ہیں۔

اوقاتِ نماز پر حکمِ ربِ جل

ان الصلوة كانت على المؤمنين كتاباً موقتاً (سورة نساء: ١٠٣)

ترجمہ کنز الایمان : بے شک نماز مسلمانوں پر وقت باندھا ہوا فرض ہے۔

اوقاتِ نماز پر حدیثِ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

امام احمد و ترمذی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ نماز کیلئے اول و آخر وقت ظہر کا اس وقت ہے کہ آفتاب ڈھل جائے اور آخر وقت کہ عصر کا وقت آجائے اور آخر وقت عصر کا اس وقت کہ آفتاب کارنگ زرد ہو جائے اور اول وقت مغرب کا اس وقت کہ آفتاب ڈوب جائے اور اس کا آخر وقت جب شفق ڈوب جائے اور اول وقت عشاء جب شفق ڈوب جائے اور آخر وقت جب آدمی رات ہو جائے (یعنی وقت مباح بلکہ راحۃت)۔

تقریباً ہر مذہب کے پیروکار مانتے ہیں کہ انسان جسم اور روح کا مرکب ہے جسم کی غذازیں میں سے نکلنے والی خوارک اور روح کی غذا نماز ہے۔ دینِ اسلام میں جسم اور روح کی غذا کا ساتھ ساتھِ انتظام کیا گیا ہے۔

☆ صحیح کے وقت ناشتہ کر کے جسم کو غذا دیتے ہیں اور فجر کی نماز پڑھ کر روح کو قوت بخشنے ہیں۔

☆ دوپہر کا کھانا کھا کر جسم کو قوت ملتی ہے اور ظہر کی نماز پڑھ کر روح کی غذا کا سامان ہو جاتا ہے۔

☆ عصر اور مغرب کی نماز ڈھلتے دن کے بعد مزید روح کیلئے تقویت کا باعث بنتی ہے۔

☆ عشاء کی نماز میں تعدادِ رکعت زیادہ ہونے میں ایک حکمت یہ بھی ہوتی ہے کہ چونکہ شام کے وقت کئی لوگ کھانا زیادہ کھا لیتے ہیں اس لئے عشاء کی نماز کی رکعتیں زیادہ ہوتی ہیں۔

نماز فجر..... فجر کا وقت صحیح صادق سے سورج کی کرن چکنے تک ہے اور یہ وقت کم از کم ایک گھنٹہ اٹھا رہ مٹھ اور زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹہ پنیتیس مٹھ ہے۔ نہ اس سے کم ہو گانہ اس سے زیادہ۔

نماز فجر اور سائنسی تحقیق

نماز فجر اس وقت ہوتی ہے جب رات ڈوبنے کو ہوتی ہے اور اس وقت آدمی رات کے سکون اور آرام کے بعد اٹھتا ہے۔ سائنس اور حفاظان صحت (ہائجین) کا اصول ہے کہ کسی بھی ورزش کو کرنے کیلئے آہستہ آہستہ اپنی رفتار، قوت اور لپک میں اضافہ کیا جاتا ہے حتیٰ کہ دوڑیں پھر اور تیز اور پھر سبک رفتار بن جائیں۔ اب اگر انسان صحیح اٹھتے ہی سترہ رکعت کی نماز پڑھے تو اس کی صحت بہت جلد ختم ہو جائیگی اور وہ بہت جلد ہی اعصاب اور لاغری کا مریض بن جائے گا اور پھر رات سونے کے بعد صحیح اٹھتے ہی پیٹ خالی ہوتا ہے اور خالی پیٹ بھی اسوقت جب اعضاء رات بھر سکون میں رہے ہوں اور پھر فوراً انہیں تحریک دی جائے دونوں حالتوں میں سخت محنت اور زیادہ اٹھک بیٹھ ک بہت مضر ہے۔ سبحان اللہ! اس لئے اللہ رب العزت نے صحیح کی نماز بہت مختصر رکھی ہے۔

صحیح کی نماز کا بنیادی مقصد انسان کو طہارت اور صفائی کی طرف مائل کرتا ہے۔ لہذا اگر اس نے نماز کا وضو اور مسواک نہ کیا اور صحیح کا ناشتہ کر لیا تو جراثیم رات بھر پھلتے پھولتے رہتے ہیں اور بیکثیر یا کی ایک خاص قسم رات کو سوتے وقت منہ میں پیدا ہو جاتی ہے اگر وہ غذال عاب یا پانی کے ذریعے اندر چلی جائے تو معدے کی سویش آنٹوں کے ورم اور السر کے خطرات ہو جاتے ہیں۔

نمازِ ظہر..... نمازِ ظہر کا وقت سورج ڈھلنے سے اس وقت تک ہے کہ ہر چیز کا سایہ علاوہ اصلیٰ کے دو چند ہو جائے۔

نمازِ ظہر اور سائنسی تحقیق

☆ خواتین صبح اٹھ کر دوپہر تک بدستور کام میں مگر رہتی ہیں جن سے ان کا ذہن و جسم تھک جاتا ہے اور یہ بات تجربے سے ثابت ہے کہ اگر بہت تھکن کے وقت نمازِ ظہر پڑھی جائے تو جسم و دماغ کو پھر سے ہشاش بشاش تر و تازہ اور بقیہ دن کے کام کرنے کے قابل کرتی ہے۔

☆ اسی طرح خواتین جا ب وغیرہ کرتی ہیں تو اس دوران گرد و غبار دھول مٹی سے ان کا واسطہ پڑتا رہتا ہے۔ بعض اوقات زہری لے کیمیکلز ہوا کے ذریعے کھلے اعضاء چہرے اور ہاتھوں پر گل جاتے ہیں۔ جو اگر زیادہ دیر ہیں تو انتہائی نقصان دہ ثابت ہوتے ہیں تو ایسی کیفیت میں جب کوئی خاتون وضو کرتی ہیں تو اس پر سے تمام کشافتیں اور تھکان ڈور ہو جاتی ہیں اور اس پر سرو اور کیف کی ایک دنیاروشن ہو جاتی ہے۔

☆ سورج کی تمازت ختم ہو کر جوز وال سے شروع ہوتی ہے زمین کے اندر سے گیس خارج ہوتی ہے۔ یہ گیس اس قدر زہری لی ہوتی ہے کہ اگر یہ انسان پر اثر انداز ہو جائے تو اسے قسم کی بیماریوں میں بنتا کر دیتی ہے۔ دماغی نظام اس قدر درہم برہم ہو جاتا ہے کہ آدمی پاگل پن کا گمان کرنے لگتا ہے۔ جب کوئی بندہ ذہنی طور پر عبادت میں مشغول ہو جاتا ہے تو اسے نماز کی نورانی لہریں خطرناک گیس سے محفوظ رکھتی ہیں۔ اب نورانی لہروں سے یہ زہری لی گیس بے اثر ہو جاتی ہے۔

نمازِ عصر..... نمازِ عصر کا وقت بعد ختم ہونے وقتِ ظہر کے یعنی سوا سایہ اصلیٰ کے دو مشتمل سایہ ہونے سے سورج ڈوبنے تک ہے۔ یہ وقت کم سے کم ایک گھنٹہ پہنچتیں رہتیں اور زیادہ سے زیادہ دو گھنٹے چھ منٹ ہے۔

نمازِ عصر اور سائنسی تحقیق

☆ ہر ذی شعور انسان اس بات کو محسوس کرتا ہے کہ عصر کے وقت اس کے اوپر ایسی کیفیت طاری ہوتی ہے جس کو وہ تھکان، بے چینی، اضھال کا نام دیتا ہے۔ یہ تھکان اور اضھال شعوری حواس کی گرفت کا نتیجہ ہوتا ہے۔ عصر کی نماز شعور کو اس حد تک مضھل ہونے سے روک دیتی ہے۔ جس سے دماغ پر خراب اثرات مرتب ہوں۔

☆ وضو اور عصر کی نماز قائم کرنے والے بندے کے شعور میں اتنی طاقت آ جاتی ہے کہ وہ لاشعوری نظام کو آسانی سے قبول کر لیتا ہے اور اپنی روح سے قریب ہو جاتا ہے۔

☆ دماغ روحاںی تحریکات قبول کرنے کیلئے تیار ہو جاتا ہے۔

نمازِ مغرب نمازِ مغرب کا وقت سورج کی نکلیا ڈوب جائے تو شروع ہوتا ہے اور شفق ڈوب جانے تک رہتا ہے اور شفق اسی سفیدی کا نام ہے جو مغرب کی جانب جنوب شمال میں صبح صادق کی طرح پھیلی رہتی ہے اور یہ وقت کم از کم ایک گھنٹہ اٹھا رہ منٹ اور زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹہ پینتیس منٹ ہوتا ہے۔ یعنی ہر روز کے صبح اور مغرب دونوں کے وقت برابر ہوتے ہیں۔

نمازِ مغرب اور سائنسی تحقیق

☆ آدمی با فعل اس بات کا شکر ادا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ زبق عطا فرمایا ہے اور کاروبار سے اس کی اور اس کے بچوں کی ضروریات بالخصوص عورت کے جذبات مسرور اور خوش و خرم اور پر کیف ہو جاتے ہیں۔ جب وہ اپنے گھر والوں کے ساتھ ذہنی سکون کے ساتھ محو گفتگو ہوتی ہے تو اس کے اندر کی روشنیاں بچوں میں برا و راست منتقل ہوتی ہیں اور ان روشنیوں سے اولاد کے دل میں ماں باپ کا احترام اور وقار قائم ہوتا ہے۔

بچے غیر ارادی طور پر ماں باپ کی عادات کو تیزی کے ساتھ اپنے اندر جذب کرتے ہیں اور ان کے اندر ماں باپ کی محبت اور عشق کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ مختصر یہ کہ مغرب کی نماز صبح طور پر پابندی کے ساتھ ادا کرنے والی بندی کی اولاد سعادت مند اور ماں باپ کی خالیہ ہوتی ہے۔

نمازِ عشاء مغرب کا وقت ختم ہوتے ہی یعنی شفق کے ڈوبتے ہی عشاء کا وقت شروع ہو جاتا ہے اور صبح صادق تک رہتا ہے۔ (آدمی رضویہ)

نمازِ عشاء اور سائنسی تحقیق

☆ انسان طبی طور پر لاپچی ہے جب دنیا کے کاروبار سے فارغ ہو کر گھر واپس آتا ہے تو وہ کھانا کھاتا ہے اور لذت حرص میں کھانا زیادہ کھاتا ہے۔ اب اگر وہ اس کھانے کے بعد لیٹ جائے تو مہلک امراض میں بیٹلا ہو جائے گا۔ اب اللہ تعالیٰ نے اس کو ایک اور فائدہ بھی دیا ہے کہ سارے دن کا تھکا ہوا ذہن لے کر اگر وہ نیند کرے گا تو بے سکون ہو گا۔ اسکو سکون نماز کے اندر ملے گا۔

یوں کھانے اور سکون کا تمام نظام نماز کے ذریعے حل ہوتا ہے اور پھر جب یہ نماز پڑھ کے سونے گا تو جس طرح صبح اٹھتے ہی نجمر کی نماز کی تواہی طرح سوتے وقت عشاء کی نماز کی مکمل اور طویل ورزش اس کو سکون اور آرام کی نیند سلاٹے گی۔

اب تو ماہرین سونے سے قبل ہلکی ورزش پر زور دیتے ہیں اور خود ماہرین کا کہنا ہے کہ نماز سے بڑھ کر وقت کی کوئی بہتر ورزش نہیں۔

۴) استقبال قبلہ

استقبال قبلہ یعنی کعبۃ اللہ کی طرف منہ کر کے نماز ادا کرنا۔

استقبال قبلہ پر حکم خداوندی عزوجل

فول و جہک شطر المسجد الحرام و حیث مَا كنتم فولوا وجوہکم شطرو (پارہ ۲)

ترجمہ کنز الایمان : تو اپنامنہ (نماز میں) مسجد حرام کی طرف پھیرو اور اے مسلمانو! تم جہاں کہیں بھی ہو اسی کی طرف (نماز میں) منہ کرو۔

مسئلہ کعبہ کی طرف منہ ہونے کے معنی یہ ہیں کہ منہ کی سطح کا کوئی جز کعبہ کی سمت میں واقع ہو تو اگر قبلہ سے کچھ انحراف ہو (یعنی پھری ہوئی ہے) مگر منہ کا کوئی حصہ کعبہ کے مواجهہ میں ہے تو نماز ہو جائے گی۔ اس کی مقدار ۲۵ درجے (ڈگری) رکھی گئی ہے تو اگر ۲۵ ڈگری سے زائد انحراف ہے تو استقبال قبلہ نہ پایا گیا، نماز نہ ہو گی۔ (بہار شریعت)

مسئلہ اگر استقبال قبلہ سے عاجز ہو مثلاً بیمار ہے کہ اس میں اتنی طاقت نہیں کہ ادھر زخم بد لے اور وہاں کوئی ایسا نہیں جو اس کامنہ کعبے کی جانب پھیر دے تو ایسی صورت میں جس رُخ پر نماز پڑھ سکے پڑھ لے، نماز ہو جائے گی۔ (رُو المختار)

☆ اگر کسی جگہ قبلے کی شناخت کا کوئی ذریعہ نہ ہو تو حکم ہے کہ تحری کرے۔ یعنی سوچے جدھر قبلہ ہونے پر دل مطمئن ہو ادھر ہی منہ کر لے۔ لیکن تحری کیلئے ضروری ہے کہ نہ کوئی شخص بتانے والا ہو، نہ مسجد یں محابیں ہوں اور نہ چاند سورج سے شناخت ہو سکے۔

☆ اگر کوئی عورت نماز پڑھ رہی تھی اس نے قبلے سے بلاعذر جان بوجھ کر سینہ پھیر دیا، اگر فوراً ہی قبلے کی طرف ہو گئی نماز فاسد ہو گئی۔ اور اگر بلا ارادہ پھر گئی اور تین تسبیح کی مقدار وقفہ نہ ہوا تو ہو گئی۔ اور اگر منہ قبلے سے پھیرا تو اس پر واجب ہے کہ فوراً قبلے کی طرف منہ کر لے نماز نہ جائے گی۔ مگر بلاعذر ایسا کرنا مکروہ ہے۔ (مذیع۔ بحر الرائق)

نیت دل کے پکے ارادے کو کہتے ہیں، محض جاننا نیت نہیں تا و قتیلہ ارادہ نہ ہو۔ (توبیر الابصار)

فیت پر حکمِ دبی عزوجل

اللہ عزوجل فرماتا ہے:-

وَمَا أَمْرَ أَلَا لِيَعْبُدُ وَاللَّهُ مُخْلِصُونَ لِهِ الدِّينُ

ترجمہ کنز الایمان: انہیں تو یہی حکم ہوا کہ اللہ کی عبادت کریں اس کیلئے وین کو خالص رکھتے ہوئے۔

نیت پر حدیثِ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

انما الاعمال بالنیات ولکل امری مانوی (بخاری و مسلم، رواہ عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

ترجمہ: اعمال کا دار و مدار نیت پر ہے اور ہر شخص کیلئے وہ ہے جو اس نے نیت کی۔

مسائل ضروریہ

نیت زبان سے کہہ لینا مستحب ہے، اس میں کچھ عربی کی تخصیص نہیں اردو یا فارسی وغیرہ میں ہو سکتی ہے۔

فرض نماز میں فرض کی نیت ضروری ہے اور یہ بھی ضروری ہے کہ خالص نماز کی نیت کرے جو پڑھنی ہے، مثلاً ظہر یا عصر کی۔ وتر میں واجب کی نیت کرے۔

تراتوئع میں تراویح کی نیت کرنا ضروری ہے۔ یونہی سنتوں میں سنت کی نیت کرے۔

نفل نماز کیلئے مطلق نماز کی نیت کافی ہے کہ میں نماز پڑھتی ہوں۔ (دُرِّ مختار، رِوایت الحنفی)

نیت میں تعدادِ رکعات کی ضرورت نہیں، البتہ فضیلت ہے تو اگر رکعات کی تعداد میں خطا ہوئی مثلاً تین رکعات ظہر کی چار رکعات مغرب کی نیت کی تو نماز ہو جائے گی۔

فرض واجب قضا ہو گئے تو ان میں دن اور نماز دونوں کا معین کرنا ضروری ہے مثلاً منگل کی ظہر کی نماز کی قضا۔

اگر دل میں نماز توڑنے کی نیت مگر زبان سے کچھ نہ کیا تو نماز بدستور جاری رہے گی اگر بغیر نیت کئے نماز کے منافی کوئی کام کر لیا تو نماز جاتی رہی۔ (دُرِّ مختار، رِوایت الحنفی)

نیت کرتے وقت نماز کی تمام شرائط کا پایا جانا ضروری ہے۔ اگر ایک بھی شرط مکمل نہ ہو تو نماز نہ ہوگی۔

☆ نیت کرتے وقت دونوں پیروں کے درمیان چار انگل کا فاصلہ ہو۔

☆ نیت کرتے وقت قبلہ رخ کھڑی ہوں۔ نیت کرتے وقت ہاتھ لکھے ہوئے ہوں۔

☆ نیت کرتے وقت زگاہ سجدہ گاہ پر ہو۔

☆ پھر نیت کرے..... میں نے نیت کی آج کی ظہر، چار رکعت فرض کی، منه میرا کعبہ شریف کی طرف، اللہ عزوجل کے واسطے۔

نیت کی سائنسی تحقیق

جب نماز کی نیت کیلئے کھڑے ہوتے ہیں تو قدرتی طور پر جسم میں تناؤ پیدا ہوتا ہے۔ ایسی حالت میں انسان کے اوپر سفلی جذبات کا زور ٹوٹ جاتا ہے۔ سیدھے کھڑے ہونے میں اُم الدماغ سے روشنیاں چل کر ریڑھ کی ہڈی سے ہوتی ہوئی پورے اعصاب میں پھیل جاتی ہیں۔

نماز میں جب ہاتھ اٹھا کر (عورت) دونوں کنڈھوں کے قریب لے جاتی ہے تو ایک مخصوص برقی رونہایت باریک رگ اپنا کنڈیز پہنچا کر دماغ میں جاتی ہے اور دماغ کے خلیوں کو چارج کر دیتی ہے۔ جس کوشور نے نظر انداز کر دیا تھا۔ یہ خلیے چارج ہوتے ہیں تو دماغ میں روشنی کا ایک جھماکہ ہوتا ہے۔ اس جھماکے سے تمام اعصاب متاثر ہو کر دماغ کے اس خانے کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں جس میں دماغ کی روحانی صلاحیتیں مخفی ہیں۔

☆ پھر جب سینے پر ہاتھ باندھتی ہے جس سے جنسی نظام میں تعدیل اور جسم کیلئے موزوں اور ضروری حرکیک پیدا ہو جاتی ہے تاکہ انسانی نسل دوسری نسلوں سے ممتاز اور اشرف رہے۔ پھر جب قرأت کی جاتی ہے تو جیسے ہی الفاظ ادا ہوتے ہیں تو روح اپنی پوری توانائیوں کے ساتھ صفاتِ الہیہ سے اکتساب فیض کرتی ہے اور پورے جسمانی نظام میں اللہ تعالیٰ کی صفات اثر انداز ہو جاتی ہیں۔ جسم کا رواں رواں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرنے میں مشغول ہو جاتا ہے۔

فرائض نماز

سات چیزیں نماز میں فرض ہیں:

فرائض وہ چیزیں ہوتی ہیں کہ اس کے ادا کئے بغیر نماز ہو گی ہی نہیں۔ وہ سات چیزیں مندرجہ ذیل ہیں:-

(۱) تکبیر تحریمہ (۲) قیام (۳) قرأت (۴) رکوع (۵) سجود (۶) قعدہ اخیرہ (۷) خروج بصنعہ (سلام)۔

(۱) تکبیر تحریمہ

حقیقتاً یہ شرائط نماز سے ہے مگر چونکہ افعال نماز سے اس کو بہت زیادہ اتصال ہے اس لئے فرائض نماز میں اس کا شمار ہوا۔

تکبیر تحریمہ پر حکم ربی عزوجل

وذكر اسم ربہ فصلی (پ ۳۰، سورۃ الاعلیٰ: ۱۵)

ترجمہ کنز الایمان : اور اپنے رب کا نام لے کر نماز پڑھی۔

تکبیر تحریمہ پر حدیث نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

مکبیر تحریمہ پر کئی احادیث منقول ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اللہ اکبر سے نماز شروع کی ان میں ایک حدیث یہ ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تکبیر کی اور انگوٹھے اپنے کانوں کے مقابل کر لئے۔ (بخاری و مسلم و نیشن: جامہ الحق، حصہ دوم)

تکبیر تحریمہ کی تعریف

نماز شروع کرتے وقت جو اللہ اکبر کہا جاتا ہے، اسے تکبیر تحریمہ کہتے ہیں۔

تکبیر تحریمہ کا دُرُست طریقہ

☆ عورتوں کیلئے تکبیر تحریمہ کا دُرُست طریقہ یہ ہے کہ عورت اس طرح کھڑی ہو کہ دونوں قدموں کے درمیان چار انگل کا فاصلہ ہو۔
☆ نیت کرنے کے بعد دونوں ہاتھ کا نہ ہوں تک اٹھائیں اس طرح کہ ہتھیلیاں قبلہ رُخ ہوں اُٹھیاں اپنے حال پر ہوں۔
☆ ہاتھوں کو چادر سے باہر نہ نکالیں۔

☆ اللہ اکبر کہتے ہوئے دونوں ہاتھ سینے پر چھاتی کے نیچے اس طرح رکھیں کہ اُنے ہاتھ کی ہتھیلی کی پشت پر دائیں ہاتھ کی ہتھیلی ہو۔
☆ اللہ اکبر کہتے ہوئے سر نہ جھکائیں نہ آسمان کی طرف اٹھائیں بلکہ قبلہ رور ہیں۔

مسائل ضروریہ

تکبیر تحریمہ کہتے ہوئے اگر لفظ اللہ کو آللہ یا اکبر کو آکبر یا اکبار کہانمازنے لوگی۔ بلکہ اگر ان کے معنی فاسد سمجھ کر کہے تو نماز فاسد ہے۔ کفر کا بھی اندیشہ ہے۔ (درِ مختار)

☆ اللہ اکبر کی جگہ کوئی اور لفظ جو خاص تعظیم الہی کے الفاظ ہوں مثلاً اللہ اجل، اللہ عظیم یا اللہ بکیر وغیرہ الفاظ تعظیمی کہے تو ان سے بھی ابتداء ہو جائے مگر یہ تبدیلی مکروہ تحریمی ہے۔ (عالیٰ گیری، درِ مختار)

☆ اگر بطور تجھب اللہ اکبر کہا یا مَوْذُن کے جواب میں کہا اور اسی تکبیر سے نماز پڑھی تو نماز نہ ہوئی۔ (درِ مختار)

تکبیر تحریمہ پر سائنسی تحقیق

جب تکبیر تحریمہ میں ہاتھ کا نہ ہوں تک اٹھائے جاتے ہیں تو بازوں اور گردن کے پھونوں اور شانوں کے پھونوں کی ورزش ہوتی ہے۔ دل کے مريض کیلئے ورزش بہت ضروری ہے جو کہ نماز میں خود بخود ہو جاتی ہے۔ یہی ورزش فائح سے بچاتی ہے۔

قیام یعنی کھڑا ہونا۔ پورا قیام یہ ہے کہ سیدھی کھڑی ہو۔

قیام پر حکم ربی عزوجل

وَقَوْمُوا لِلَّهِ قَنْتِينَ (پ ۲، سورہ بقرہ: ۲۳۸)

ترجمہ: اور کھڑے ہو اللہ کے حضور ادب سے۔

قیام پر حدیث نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے پہلے گفتگو کے بعد فرمایا، جب تم نماز کیلئے تیار ہو اچھی طرح وضو کر کے قبلہ روکھڑے ہو۔ (بخاری و مسلم)

قیام کی تعریف

نماز کا وہ رُکن جس میں سیدھے کھڑے ہو کر سورہ فاتحہ اور سورت کی تلاوت کی جاتی ہے، قیام کہلاتا ہے۔

قیام کا درست طریقہ

- ☆ قیام کے وقت دونوں پاؤں میں چار انگل کا فاصلہ ہو۔
- ☆ قیام میں عورت ہاتھوں کو سینے پر چھاتی کے نیچے اس طرح باندھے کہ بائیں کی پشت پر دائیں ہاتھ کی ہٹیلی ہو۔
- ☆ نگاہ بجدا گاہ پر ہو (یہ مل متحب ہے)۔

مسائل ضروریہ

- ☆ فرض و تراور سنت فجر میں قیام فرض ہے کہ اگر حالتِ تند رستی میں یہ نماز یہ بیٹھ کر پڑھیں تو نہ ہوں گی۔
- ☆ اگر عصا کے سہارے سے یا خادم کے سہارے یا دیوار سے ٹیک لگا کر کھڑی ہو سکتی ہے تو فرض ہے کہ کھڑی ہو کر پڑھے۔ (عنیہ)
- ☆ تنبیہ..... آج کل عموماً عورتوں میں یہ بات دیکھی جاتی ہے کہ جہاں زیادہ بخار آیا یا معمولی سی تکلیف ہوئی یا گھر کی مصروفیات کے باعث یا بازار جا کر تھک گئی تو بیٹھ کر نماز پڑھ لیتی ہیں جبکہ یہی عورتیں کھڑی ہو کر باتیں کرنے لگ جائیں تو دس دس، پندرہ پندرہ منٹ اس حال میں گزار دیتی ہیں۔ ہماری بہنوں کو چاہئے کہ ان مسائل سے آگاہ ہوں کہ باوجود قدرتِ قیام کے بیٹھ کر نماز پڑھی تو ان کا اعادہ (ڈھرانا) واجب ہے۔

قیام کی سائنسی تحقیق

☆ قیام سے جسم کو سکون کی کیفیت محسوس ہوتی ہے۔

☆ قیام میں نمازی جس حالت میں ہوتا ہے۔ روزانہ 45 منٹ ایسی حالت میں کھڑے رہیں تو دماغ اور اعصاب میں زبردست قوت اور طاقت پیدا ہوتی ہے۔ قوت، فیصلہ اور قوت مدافعت بدن میں زیادہ ہوتی ہے۔

☆ نماز میں قیام کرنا گھٹنوں، ٹخنوں اور پیروں سے اور پنڈلیوں اور ہاتھوں کے جوڑوں کو قوی کرتا ہے۔ گھٹیا کے ڈرکھتم کرتا ہے لیکن شرط ہے کہ جسم سیدھا رہے۔ خم واقع نہ ہو۔

سینے پر ہاتھ باندھنے کی سائنسی تحقیق

☆ عورتیں نیت کے بعد جب سینے پر ہاتھ باندھتی ہیں تو دل کے اندر صحت بخش حرارت منتقل ہوتی ہے اور وہ غدد دنشوں نما پاتے ہیں۔ جن کے اور بچوں کی غذا کی انحصار ہے، پس وہ غذا جو بچوں کو ملتی ہے تو ان کے اندر نورانی شعور بیدار کرتی ہے۔ اس سے نظام انہضام ڈرست ہوتا ہے۔ قبض ڈور ہوتی ہے۔

☆ معدے کی دوسری خرابیاں نیز آنتوں اور پیٹ کے عضلات کا ڈھیلا پن ختم ہو جاتا ہے۔

☆ ڈاکٹر ڈارون کے مطابق جب عورتیں سینے پر ہاتھ رکھ کر دنیا سے کٹ کر سکون حالت میں ہوتی ہیں۔ ان کے اندر ایک خاص قسم کی شعاعیں پیدا ہوتی ہیں جو کہ ہلکے نیلے یا سفید رنگ کی ہوتی ہے۔ شعاعوں کا خروج اور دخول اس جسم کے اندر قوت مدافع (Immunity) کے بڑھنے سے عورت کا جسم کبھی بھی خلیات سرطان (Cells of Cancer) میں بٹلانہیں ہوتا۔

نماز میں دائیں ہاتھ پر دکھنے کی سائنسی تحقیق

☆ دائیں ہاتھ سے خاص طور پر جو شعاعیں نکلتی ہیں۔ وہ ثبت (Positive) اور بائیں ہاتھ سے منفی (Negative) شعاعیں نکلتی ہیں۔ دائیں ہاتھ کی ثبت شعاعیں، بائیں ہاتھ میں منتقل ہو کر طاقت، قوت اور تحریک کا باعث بنتی ہیں۔ جن سے انسان معمولات زندگی میں متوازن رہتا ہے اور پریشان نہیں ہوتا۔

☆ اس عمل سے ہاتھ کے فالج کا اندیشہ نہیں رہتا۔ بلکہ ہاتھ کے فالج والے لوگوں کو یہ ورزش کرائی جاتی ہے۔

نگاہ سجدہ گاہ پر ہونے کی سائنسی تحقیق

☆ نماز میں نگاہ کا سجدے کی جگہ ہونا لازمی ہے۔ چونکہ اپر کے دائیں ہاتھ سے ہوتی ہوئی نگاہ سجدے کی جگہ جاتی ہے۔ اس لئے دیاں ہاتھ اور رکھا گیا ہے تاکہ دائیں ہاتھ کی ثبت لہریں پیش نظر ہوں۔

(3) قِرَاءَتْ

یعنی قرآنِ کریم پڑھنا۔

قرأت پر حکمِ ربی عزوجل

اللہ عزوجل قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے:

فَاقْرِءْ وَامَا تَيْسِرْ مِنَ الْقُرْآنِ (پ ۲۹، سورہ الحمل: ۲۰)

ترجمہ کنز الایمان: اب قرآن میں سے جتنا تم پر آسان ہو اتنا پڑھو۔

قرأت پر حدیثِ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جس نے سورہ فاتحہ نہ پڑھی اُس کی نماز کامل نہیں۔

قرأت کی تعریف

قرأت اس کا نام ہے کہ تمام حروف مخارج سے ادا کئے جائیں کہ ہر حرف غیر سے صحیح طور پر ممتاز ہو جائے۔

قرأت کرنے کا درست طریقہ

قرأت کرنے کا درست طریقہ یہ ہے کہ تجوید کے ساتھ یعنی مخارج کی صحیح ادا بھی کیا تھے قرأت کی جائے اور اتنی آواز ہو کہ خود سے، اگر حروف کی صحیح تو کی مگر اس قدر آہستہ کہ خود نہ سنبھال سکے اور کوئی مانع مثلاً شور و غل اور ثقل سماعت بھی نہیں تو نماز نہ ہوئی۔ (علمگیری)

مسائل ضروریہ

☆ مطلقاً ایک آیت پڑھنا ضروری ہے۔ (بہار شریعت)

☆ سورہ فاتحہ اور اس کے ساتھ ایک چھوٹی سورہ یا اس کے برابر کی آیت ملانا واجب ہے۔

☆ فرض کی پہلی دو رکعتوں اور وتر، سنت موعودہ وغیر موعودہ کی تمام رکعتوں میں قرأت سورہ فاتحہ اور سورت ملانا واجب ہے۔

قرأت پر سائنسی تحقیق

☆ جب نمازی قرأت شروع کرتا ہے تو احادیث میں ہے کہ اتنی اوپری قرأت ہو کہ اپنے کان سے سنے۔ اب ان قرآنی الفاظ کے انوار و تجلیات پورے جسم میں سراپت کر جاتے ہیں۔ جو امراض کے دفعیے کیلئے اکیرا عظم کی حیثیت رکھتی ہے۔

☆ چونکہ قرآن پاک کی تلاوت ہو رہی ہوتی ہے۔ اس لئے اس کا جسم ایک نور کے حلقتے میں مسلسل پیٹا رہتا ہے اور جب کہ وہ اس حالت میں رہتا ہے تو اس وقت وہ نور جسے سائنسی زبان میں غیر مرئی شعاعیں کہتے ہیں، احاطہ کئے ہوتی ہیں۔

☆ ماہر روحانیت (Head Bater) کہتا ہے کہ ہر لفظ ایک یونٹ (Unit) ہے۔ اس سے ایک تیز روشنی نکلتی ہے، جو ثابت اور منفی ہوتی ہے۔

☆ خون کے سرخ ذرات (Hemog Lobene) تحقیق کے مطابق غیر مرئی اثرات سے لوٹتے ہیں اور اس کے لوٹنے کے عوامل بڑھ جائیں تو بڑی کینسر (Blood Cancer) کے خطرات بڑھ جاتے ہیں۔ نماز میں تلاوت کی وجہ سے اس کے اثرات سے محفوظ رہتے ہیں۔

قیام کے بعد اتنا جھکنا کے ہاتھ گھننوں تک پہنچ جائیں۔

رکوع پر حکمِ دبی عزوجل

وارکعو مع الراکعین (پ ۲، سورہ بقرہ: ۳۳)

ترجمہ کنز الایمان: اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔

رکوع پر حدیث نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مردی ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کو نماز کی تعلیم فرماتے ہوئے فرمایا،
خنثراً..... پھر رکوع کرو یہاں تک کہ تمہیں رکوع میں اطمینان ہو جائے۔ (بخاری و مسلم)

رکوع کی تعریف

قرأت کے بعد جھک کر ہاتھ گھننوں پر رکھنا اس مخصوص عمل کی ادائیگی کو رکوع کہتے ہیں۔

رکوع کا عملی طریقہ

☆ رکوع کا طریقہ یہ ہے کہ عورتیں اتنا جھکیں کہ ہاتھ گھننوں تک پہنچ جائیں۔

☆ پیٹھ سیدھی نہ کریں۔

☆ گھننوں پر زور نہ دیں۔

☆ ہاتھ گھننوں پر اس طرح ہوں کہ انگلیاں مٹی ہوئی ہوں گی اور بازو پہلو سے ملا کر رکھیں۔

☆ عورتیں حالتِ رکوع میں پنڈلی کو جھکائیں، مردوں کی طرح سیدھی نہ کریں۔

☆ پاؤں کے دونوں ٹھنخے ملائیں۔

☆ نگاہِ قدموں پر رکھیں۔

☆ رکوع میں تین یا پانچ یا سات بار سبحن ربی العظیم پڑھیں۔

☆ رکوع صحیح طریقے سے ادا کرنا کہ اعضاء سکون میں آجائیں ضروری ہے یہ تعدلیں ارکان میں سے ہے۔

☆ ایسی نماز جس میں رکوع اطمینان سے ادا نہ کیا جائے یعنی تعدلیں ارکان نہ کیا جائے تو نماز ناقص اور واجب الاعدادہ ہوتی ہے۔

جیسا کہ حدیث پاک میں آیا کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص نماز میں کچھ چراتا ہے۔ وہ بدترین چور ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! کوئی نماز کی چوری کیسے کر سکتا ہے؟

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، رکوع و تہود کو پورا ادا نہ کرنا نماز کی چوری ہے۔

رکوع پر سائنسی تحقیق

☆ رکوع اگر صحیح طریقے سے ادا کیا جائے تو گھنٹوں اور کمر کے درد میں افاقہ ہوتا ہے۔

☆ رکوع سے حرام مغز (Spinal Cord) کی کارکردگی میں افاقہ ہوتا ہے اور وہ مریض جن کے اعضاء سُن ہو جاتے ہیں وہ اس مرض سے بہت جلد افاقہ حاصل کر سکتے ہیں۔

☆ دورانِ رکوع چونکہ ہاتھ پہنچ کی طرف جاتے ہیں اس لئے کندھوں سے لے کر ہاتھ کی انگلیوں تک پورے حصے کی ورزش ہو جاتی ہے۔ اس سے بازوؤں کے پٹھے طاقتور ہوتے ہیں۔

☆ رکوع سے کمر کے درد کے مریض یا ایسے مریض جنکے حرام مغز میں ورم (Inflammation of Spinal Cord) ہو گیا ہو جلد سختیاب ہو جاتے ہیں۔

☆ رکوع سے گردوں میں پتھری بننے کا عمل ست پڑ جاتا ہے اور پتھری کا مریض جس کے گردوں میں پتھری بن گئی ہو رکوع کی حرکت سے بہت جلد نکل جاتی ہے۔

☆ رکوع سے جگر کے امراض کا خاتمہ ہوتا ہے۔

☆ رکوع سے ٹانگوں کے فالج زدہ مریض چلنے پھرنے کے قابل ہو جاتے ہیں۔

☆ رکوع سے دماغ اور آنکھوں کی طرف دورانِ خون کے بہاؤ (Circulation of Blood) کی وجہ سے دماغ اور نگاہ کی کارکردگی میں اضافہ ہوتا ہے۔

قومی کی تعریف

رکوع کرنے کے بعد جو سیدھا کھڑا ہوتے ہیں، اسے قومہ کہتے ہیں۔

قومی کا حکم

قومہ کرنا واجب ہے۔

قومی کرنے کا طریقہ

- ☆ رکوع سے سمع اللہ لمن حمدہ کہتے ہوئے کھڑے ہونے کے بعد اللهم ربنا ولک الحمد کہیں۔
- ☆ سیدھے اس طرح کھڑے ہوں کہ کمر بالکل سیدھی ہو۔
- ☆ دونوں قدموں میں چار انگل کا فاصلہ ہو۔
- ☆ ہاتھ لٹکے ہوئے اور نگاہ سجدہ گاہ پر ہو۔

مسئلہ ضروری..... اگر رکوع کرنے کے بعد قومہ کے بغیر سجدہ کر لیا تو ایسی نماز واجب الاعادہ ہوگی۔

پیشانی کا زمین پر جناب سجدے کی حقیقت ہے۔

سجدیے پر حکم ربی عزوجل

واسجدوا (پ ۷۱، سورہ حج: ۷۱)

ترجمہ کنز الایمان : اور سجدہ کرو۔

سجدیے پر حدیث نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

حضرت احمد ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، سب سے زیادہ قرب بندے کو اللہ عزوجل سے اس حالت میں ہے کہ سجدے میں ہو، الہذا دعا زیادہ کرو۔

سجدیے کی تعریف

رکوع کرنے کے بعد بیٹھ کر پیشانی کو زمین سے لگایا جاتا ہے، اسے سجدہ کہتے ہیں۔

سجدیے کا درست طریقہ

☆ سجدے میں اس طرح جائیں کہ دونوں گھٹنے ایک ساتھ زمین پر آہستہ سے رکھیں۔

☆ باہمیں سرین پر بیٹھیں۔

☆ دونوں قدم داہمی جانب نکال دیں۔

☆ پھر دونوں ہتھیلیاں زمین پر اس طرح رکھیں کہ انگلیاں ملی ہوئی ہوں اور ان کا رخ قبلہ کی جانب ہو۔ کہدیاں ملی ہوئی ہوں۔

☆ دونوں ہاتھوں کے درمیان میں سراس طرح رکھیں کہ پہلے ناک پھر پیشانی لگے۔

☆ بحر الائق میں ہے کہ عورتوں کیلئے سجدے میں انگلیاں لگانا ضروری نہیں، عورتیں پاؤں کی انگلیاں کھڑی نہ رکھیں بلکہ داہمی جانب رکھیں۔

☆ خوب سمٹ کر سجدہ کریں کہ بازو کروٹ سے کروٹ پیٹ سے پیٹ ران سے اور پنڈلیاں زمین سے ملا دیں۔

☆ سجدے میں تین، پانچ یا سات مرتبہ سبحان ربی الاعلیٰ پڑھیں۔

مسائل ضروریہ

- ☆ سجدے میں عورت اپنا پچھلا حصہ نہیں اٹھائے گی۔
- ☆ سجدے میں پیشانی اس قدر بائی جائے کہ اب دبائے نہ دبے۔ پیشانی اگر خوب نہ دبی تو نماز نہ ہوگی۔
- ☆ اسی طرح ناک کی بڑی کو دبانا واجب ہے۔ اگر ناک کی بڑی تک نہ دبی تو نماز مکروہ تحریکی ہوگی۔

سجدے پر سائنسی تحقیق

جب نمازی سجدہ کرتا ہے تو اس کے دماغ کی شریانوں (Arteries) کی طرف خون زیادہ جاتا ہے جسم کی کسی بھی پوزیشن میں خون دماغ کی طرف زیادہ نہیں جاتا صرف سجدہ کی حالت میں دماغ (Brain) دماغی اعصاب (Nervous Brain) آنکھوں اور سر کے دیگر حصوں کی طرف خون کا دوران (Blood Circulation) متوازن (Normal) ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے نگاہ بہت تیز ہو جاتی ہے۔

سجدہ دائمی خوبصورتی کا بہترین ذریعہ

☆ نمازی آدمی کے چہرے پرتازگی رہتی ہے۔ کیونکہ نماز اور سجدے کی وجہ سے اس کی تمام شریانوں میں خون پہنچتا رہتا ہے جو نماز نہیں پڑھتا اس کے چہرے پر ایک افرادگی سی پھیلی رہتی ہے اس لئے حدیث پاک میں وارد ہے کہ جو نماز پڑھتا ہے اس کے چہرے پر صاحبین کا نور ہوگا۔

شیخ انجینر نقشبندی فرماتے ہیں، میری ملاقات امریکین ڈاکٹر سے ہوئی کہنے لگا کہ یقین جانیں جانیں عورتوں کو اگر پتا چل جائے کہ نماز میں لمبے سجدے کی وجہ سے چہرہ خوبصورت ہوتا ہے اور نور آتا ہے تو وہ سجدے سے کبھی سر ہی نہ اٹھائیں۔

☆ صحیح طریقے سے سجدہ کرنے سے بند نزلہ لقلی ساعت سر در جیسی تکلیفوں سے نجات ملتی ہے۔

☆ صحیح طریقے سے سجدہ کرنے سے یادداشت صحیح کام کرتی ہے۔

☆ فہم و فراست میں اضافہ ہوتا ہے۔

☆ آدمی کے اندر تدبر کی عادت پڑھاتی ہے۔

کہنیاں فہ پھیلانے کے متعلق سائنسی تحقیق

☆ عورتوں کو حکم ہے کہ وہ سجدے میں کہنیوں کو نہ پھیلانیں۔ کہنیاں بدن کے ساتھ لگی رہیں ایسا کرنے سے عورتوں کے اعصاب دودھ کے غدوہ، سینے کے اعصاب اور حسِ نسوان پر بہت گہرے اثرات پڑتے ہیں۔

☆ اسی طرح سجدے میں رانوں کو جداح کرنے کی وجہ سے پوشیدہ نسوانی امراض سے نجات ملتی ہے۔

☆ جن لوگوں کے معدے میں جلن رہتی ہے اور زخم ہوتا ہے صحیح سجدے کے عمل سے یہ مرض ختم ہو جاتا ہے۔

☆ عورتیں اگر صحیح طریقے سے سجدہ کریں تو ان کا بڑھا ہوا پیٹ کم ہو جائے گا جسم سڑوں اور خوبصورت رہے گا۔

جلسے کی تعریف

دو سجدوں کے درمیان بیٹھنے کو جلسہ کہتے ہیں۔

جلسے میں بیٹھنے کا طریقہ

سجدے سے اس طرح اٹھیں کہ پہلے پیشانی پھرناک اور پھر ہاتھ اٹھائیں۔

جلسے پر سائنسی تحقیق

دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا (جلسہ) گھٹنوں اور پنڈلیوں کو مضبوط بناتا ہے۔ اس کے علاوہ رانوں میں جو پٹھے (Museles) اللہ تعالیٰ نے نسل بڑھانے کیلئے بنائے ہیں ان کو خاص قوٰت بنادیتا ہے۔ جس سے مردانہ اور زنانہ کمزوریاں دور ہوتی ہیں تاکہ انسان کی نسلیں دماغی اور جسمانی اعتبار سے صحت مند پیدا ہوں۔

قعدہ اولیٰ کی تعریف

تین یا چار رکعتوں والی نماز میں دونوں قدموں کو سیدھی جانب نکال کر باائیں سرین پڑھیں۔

قعدہ کا درست طریقہ

- ☆ قعدہ کرنے کا درست طریقہ یہ ہے کہ دونوں قدموں کو سیدھی جانب نکال کر باائیں سرین پڑھیں۔
- ☆ دونوں ہاتھ دونوں رانوں پر اس طرح رکھیں کہ دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کے کنارے گھٹنوں کے پاس ہوں انہیں پکڑنے نہیں نہ لٹکائیں۔
- ☆ نظریں گود پر رکھیں۔
- ☆ قعدہ اولیٰ اگر فرض نماز و تریاست موقودہ کا ہے تو صرف تشهد پڑھیں۔
- ☆ تشهد پر کچھ نہیں بڑھا سکیں اور قعدہ اولیٰ اگر نفلی نماز اور سنت غیر موقودہ کا ہو تو ذرود پاک اور دعائے ماثورہ بڑھانا مسنون ہے۔

قعدہ میں تشهد پڑھنے کا طریقہ

- ☆ قعدہ میں تشهد پڑھنے کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ شہادت پر اشارہ کریں یعنی کہ تشهد (التحیات) پڑھنے کے دوران جب کلمہ لا پر پہنچ تو چھوٹی انگلی اور اس کے برابر والی انگلی کو بند کریں۔
- ☆ پیچ کی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنالیں اور شہادت کی انگلی اٹھا سکیں اور اسے حرکت نہ دیں۔
- ☆ **إلا پر گراؤں۔**
- ☆ سب انگلیاں فوراً سیدھی کر لیں۔

حدیث شوپاک میں ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشهد میں شہادت پر پہنچتے تو انگلی سے اشارہ کرتے حرکت نہ کرتے۔ (ترمذی، نسائی)

حدیث شوپاک ہے کہ حضور اکرم، نور مجسم، سرور دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انگلی سے اشارہ کرنا شیطان پر بھاری اور ہتھیار سے زیادہ سخت ہے۔ (فتاویٰ رضویہ)

مسئلہ ضروری..... کسی قعدے میں تشهد کا کوئی حصہ بھول جائے تو سجدہ سہوا جب ہوگا۔

قعدہ اخیرہ کی تعریف

نماز کی رکعتیں پوری کرنے کے بعد اتحیات پڑھنے کی مقدار بیٹھنے کو قعدہ اخیرہ کہتے ہیں۔

قعدہ اخیرہ کا عملی سُنّت طریقہ

نماز کی آخری رکعت کا دوسرا سجدہ کرنے کے بعد اللہا کبر کہتے ہوئے اٹھیں اور اس طرح بیٹھیں کہ اپنے دونوں پاؤں سیدھی طرف نکال دیں اور بائیں سرین پر بیٹھ جائیں۔ ہاتھوں کورانوں پر گھٹنوں کے قریب رکھیں۔ انگلیاں ملی ہوئی ہوں اور قبلہ رو ہوں۔ زنگاہ گود کی طرف رکھیں۔ تشهد میں جب کلمہ لا پر پہنچنے تو داہنے ہاتھ کی نیچ کی انگلی اور انگوٹھے کا حلقة بنائیں۔ چہنگلیا اور اس کے پاس والی انگلی کو تھیلی سے ملا کر کلمے کی انگلی اٹھائیں اور اس کو حرکت نہ دیں اور کلمہ إلا پر گرد دیں اور سب انگلیاں فوراً سیدھی کر لیں۔

☆ تشهد پڑھنے کے بعد رو را براہی پڑھیں اور اس کے بعد دعائے ماثورہ جو اللہم سے شروع ہو پڑھیں۔

مسائل ضروریہ

- ☆ قعدہ اخیرہ نماز میں فرض ہے قعدہ اخیرہ میں اتنی دیر بیٹھنا کہ جتنی دیر میں پوری تشهد (التحیات سے لے کر رسول تک) پڑھ لیا جائے فرض ہے۔
- ☆ قعدہ اخیرہ میں ڈرود شریف پڑھنا سُنّت ہے۔
- ☆ چار رکعت والی نماز میں تیسرا پر قعدہ نہ کرنا واجب ہے۔

قعدہ اولیٰ اور اخیرہ پر سائنسی تحقیق

- ☆ اس طریقے سے بیٹھنے پر مردانہ اور زنانہ کمزوریاں دور ہو جاتی ہیں تاکہ انسان کی نسلیں صحت مند پیدا ہوں۔
- ☆ اس طریقے سے پرانے پھوٹوں کے امراض (Muscles Pains) ٹھیک ہو جاتے ہیں۔
- ☆ اعصابی دباؤ اور کھنچاؤ سے راحت محسوس ہوتی ہے۔
- ☆ ذہنی انتشار کی کیفیت سکون میں بدل جاتی ہے۔

خروج بصنعتہ کی تعریف

قعدہ آخرہ کے بعد قصد اسلام پھیر کر نماز سے فارغ ہونا خروج بصنعتہ کہلاتا ہے۔

خروج بصنعتہ کا عملی طریقہ

- ☆ قعدہ آخرہ میں دعائیم کرنے کے بعد اس طرح سلام پھیریں کہ پہلے سیدھے شانے کی طرف السلام علیکم ورحمة اللہ کہتے ہوئے اتنا منہ پھیریں کہ دایاں رُخار دکھائی دینے لگے۔
- ☆ سلام پھیرتے وقت نگاہ شانوں کی طرف رکھیں اور فرشتوں پر بھی سلام کی نیت کریں۔
- ☆ پھر السلام علیکم ورحمة اللہ کہتے ہوئے اٹھنے شانے کی طرف اتنا منہ پھیریں کہ اٹھا رُخار نظر آنے لگے۔
- ☆ نگاہ شانے کی طرف رکھیں اور فرشتوں پر بھی سلام کی نیت کریں۔
- ☆ سلام پھیرتے وقت بدن یا سینے کو نہیں گھما کیں، نہ ہی گردن کو سینے سے چپکا کیں بلکہ صرف گردن گھما کر سلام پھیریں۔
- ☆ فضیلت..... بندہ جب سلام پھیرتا ہے تو جنت کے آٹھوں دروازے اس کیلئے کھول دیئے جاتے ہیں کہ جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے۔ (فضائل صلوٰۃ)

مسائل ضروریہ

- ☆ اگر السلام کے علاوہ کسی دوسرے فعل سے نماز کو ختم کیا تو نماز کو دوبارہ پڑھنا ہو گا کہ لفظ السلام کہنا واجب ہے۔ لفظ السلام دوبار کہنا واجب ہے۔
- ☆ پہلے دائیں طرف پھر بائیں طرف سلام پھیرنا سنت ہے۔
- ☆ سلام میں اتنا منہ پھیریں کہ رُخار دکھائی دے، سُفت ہے۔
- ☆ السلام علیم ورحمة اللہ دوبار کہنا سنت ہے۔
- ☆ اگر قعدہ آخرہ اور خروج بصنعتہ کے درمیان تین بار سبحان اللہ کہنے کی مقدار تھہرگئی تو سجدہ سہو واجب ہوا۔ چونکہ (دوفرض، دو واجب یا فرض اور واجب کے درمیان تین تسبیح کی مقدار وقفہ نہ واجب ہے)۔ (بہار شریعت، حصہ سوم، صفحہ ۲۸)
- ☆ سلام کے وقت نگاہ کو شانے کی طرف رکھنا مستحب ہے۔

خروج بصنعتہ پر سائنسی تحقیق

- ☆ نماز کے اختتام پر سلام پھیرتے ہیں گردن پھیرنے کے اس عمل سے گردن کے عضلات کو طاقت ملتی ہے اور وہ امراض جن کا تعلق عضلات سے ہے لاحق نہیں ہوتے اور انسان ہشاش بشاش اور تو اتارہتا ہے۔
- ☆ کیونکہ نمازی کو سلام پھیرنے کیلئے سر دائیں بائیں کرنا پڑتا ہے اور ایسا کئی بار ایک نماز میں کرنا پڑتا ہے تو ایسا کرنے والا امراض قلب (Heart Disease) اور اسکی اندر وہی پیچیدگیوں سے ہمیشہ بچا رہتا ہے اور بہت کم ان امراض میں بجلا رہتا ہے۔

نماز تہجد

نماز تہجد ایک مسلمان کیلئے وینی اہمیت کی حامل ہے جیسا کہ مندرجہ ذیل قرآنی آیت یہ باور کر ا رہی ہے۔

نماز تہجد پر حکمِ ربی عزوجل

وَمِنَ الظَّلَالِ فَتَهَجَّدُ بِهِ نَافِلَةٌ لَكَ (سورہ نبی اسرائیل: ۸۹)

ترجمہ: اور رات کے کچھ حصے میں تہجد بھی پڑھ لیا کیجئے (جو آپ کے حق میں زائد چیز ہے)۔

تہجد پر حدیث نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایسی عورت پر اللہ کی رحمت نازل ہو جو رات کو اٹھ کر تہجد پڑھے اور اپنے خاوند کو بھی جگادے۔

تہجد کی تعریف

نمازِ عشاء کے بعد ختمِ سحر سے پہلے تک ایک گھری نیند کے بعد بیدار ہو کر جو نمازِ ادا کی جاتی ہے، اسے تہجد کہتے ہیں۔

نماز تہجد پر سائنسی تحقیق

☆ مغربی ڈاکٹروں نے ڈپریشن کے مرض کا علاج دریافت کیا ہے تہجد پڑھنا۔

☆ تہجد کے وقت جا گناہ مایوسی کے مرض کا علاج ہے۔

☆ علم نفیات کے ماہرین نے جب تجربہ کیا تو اس عمل سے مریض کو صحت یاب پایا۔

☆ بے سکونی اور نیند کی کمی کا علاج ہے۔

☆ اعصابی کھنچا اور جکڑا کیلئے مفید ہے۔

☆ دماغی امراض خاص طور پر پاگل پن کی خطرناک بیماریاں ختم ہو جاتی ہیں۔

☆ ایسے افراد جن کی نگاہوں میں دودو نظر آنے کی کیفیت پائی جائیں وہ ختم ہو جاتی ہیں۔

☆ نماز تہجد انسانی جسم میں نشاط، فرحت اور غیر معمولی طاقت پیدا کرتی ہے۔ جو اسے سارا دن ہشاش بٹا ش رکھتی ہے۔

☆ مغربی ڈاکٹروں نے دیکھا کہ جو مسلمان تہجد کے وقت جا گئے ہیں انہیں مایوسی کا مرض نہیں ہوتا چنانچہ انہوں نے سوچا کہ تہجد کے وقت جا گناہ مایوسی کے مرض کا علاج ہے۔

☆ علم نفیات کے ماہرین نے مایوسی کے مریضوں پر یہ تجربہ کیا انہوں نے مایوسی کے مریضوں کو تہجد کے وقت جگانا شروع کیا یہ مریض جاگ کر کچھ پڑھ لیتے تھے اور پھر سوچاتے تھے۔ یہ معمول جب کئی مہینے مسلسل جاری رکھا گیا تو مایوسی کے مریضوں کو فائدہ ہوا اور وہ دواؤں کے بغیر ٹھیک ہو گئے۔

چنانچہ اس مغربی ڈاکٹر نے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ آدمی رات کو جا گناہ مایوسی کے مریضوں کا علاج ہے۔

اب نماز کے مکروہات و مفسدات پیش کئے جاتے ہیں تاکہ نماز کے دوران

ان باتوں سے پرہیز کیا جائے اور نماز کو ضائع ہونے سے بچایا جاسکے۔

واجبات نماز

(۱) تکمیلی تحریمہ میں لفظ اللہ اکبر کہنا (۲) الحمد شریف پڑھنا (۳) سورت ملانا، یعنی فرض نماز کی پہلی دور کعتوں میں اور باقی نمازوں کی ہر رکعت میں ایک چھوٹی آیتیں یا ان کے برابر ایک یا دو آیتیں پڑھنا (۴) الحمد شریف کا سورت سے پہلے پڑھنا (۵) الحمد اللہ شریف اور سورت کے درمیان آمین اور اسم اللہ کے علاوہ کچھ اور نہ پڑھنا (۶) قرأت کے فوراً بعد رکوع کرنا (۷) ایک سجدے کے بعد بالترتیب دوسری سجدہ کرنا (۸) تعدیل ارکان یعنی رکوع، بجود، قومہ اور جلسے میں کم از کم ایک بار سبحان اللہ کہنے کی مقدار پڑھنا (۹) قومہ یعنی رکوع سے سیدھا کھڑا ہونا (بعض خواتین کم سیدھی نہیں کرتیں اس طرح ان کا واجب ترک ہو جاتا ہے) (۱۰) جلسہ یعنی دو سجدوں کے درمیان سیدھا بیٹھنا (بعض خواتین جلد بازی کی وجہ سے صحیح طریقے سے بیٹھنے سے پہلے ہی سجدے میں چلی جاتی ہیں اس طرح ان کا واجب ترک ہو جاتا ہے۔ چاہے لکنی ہی جلدی ہو سیدھا بیٹھنا لازمی ہے) (۱۱) قعدہ اولیٰ واجب ہے اگرچہ نفل نماز ہو (۱۲) فرض، وِتر اور سنتِ موَکَدہ میں تشهد (یعنی التحیات) کے بعد کچھ نہ پڑھانا (۱۳) دونوں قعدوں میں تشهدِ مکمل پڑھنا، اگر ایک لفظ بھی چھوڑا تو ترک واجب ہو جائیگا اور سجدہ سہو واجب ہوگا (۱۴) فرض، وِتر اور سنتِ موَکَدہ کے قعدہ اولیٰ میں تشهد کے بعد اگر بے خیالی میں اللہم صل علی سیدنا کہہ دیا تو سجدہ سہو واجب ہوگا اور اگر جان بوجھ کر ایسا کیا تو نمازوں ناوجب ہے۔ (رذ المحتار) (۱۵) دونوں سلام پھیرتے وقت لفظ السلام دونوں بار واجب ہے۔ لفظ علیکم واجب نہیں بلکہ سُنّت ہے (۱۶) وِتر میں دعائے قنوت پڑھنا (۱۷) وِتر میں تکمیلی قنوت کہنا (۱۸) نماز میں سہو ہو تو سجدہ سہو کرنا (۱۹) رکوع ہر رکعت میں ایک ہی بار کرنا (۲۰) ہر فرض اور واجب کا اس کی جگہ ہونا (۲۱) سجدہ ہر رکعت میں ایک ہی بار کرنا (۲۲) دوسری رکعت سے پہلے قعدہ نہ کرنا (۲۳) چار رکعت والی نماز میں تیسرا رکعت پر قعدہ نہ کرنا (۲۴) آیت سجدہ پڑھی ہو تو سجدہ تلاوت کرنا (۲۵) دو فرض یا دو واجب یا فرض واجب کے درمیان تین تسبیح کی قدر یعنی تین بار سبحان اللہ کہنے کی مقدار و قفہ نہ ہوتا۔

سجدہ سہو

واجباتِ نماز میں سے جب کوئی واجب چھوٹ جائے یا بھولے سے رہ جائے تو اس کی تلافی کیلئے سجدہ سہو واجب ہے۔ حدیث مبارک میں ہے، ایک بار حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو رکعت پڑھ کر کھڑے ہو گئے بیٹھے نہیں، پھر سلام کے بعد سجدہ سہو کیا۔ (ترمذی، رواہ مخیرہ بن شعبہ)

سجدہ سہو کا طریقہ

قعدہ آخرہ میں التحیات کے بعد اہنی طرف سلام پھیر کر دو جدے کریں پھر تہہ دوڑو دوڑا پڑھ کر سلام پھیریں۔ (عامہ کتب)

مسائل ضروریہ

☆ اگر بغیر سلام پھیرے سجدے کر لئے تو بھی کافی ہے مگر ایسا کرنا مکروہ تنزیہ ہے۔
☆ فرض ترک ہو جانے سے نماز جاتی رہی، سجدہ سہو سے اس کی تلافی نہیں ہو سکتی لہذا نماز دوبارہ پڑھے۔
☆ جان بوجھ کر واجب چھوڑ دیا یا سہو اور جب چھوٹ گیا اور سجدہ سہو نہ کیا تو دونوں صورتوں میں نماز کا دوبارہ پڑھنا لازم ہے۔ (ذریعت)

☆ فرض نفل دونوں کا ایک حکم ہے یعنی نوافل میں بھی واجب چھوٹ جائے تو سجدہ سہو واجب ہو گا۔ (عامگیری)
☆ ایک نماز میں چند واجب ترک ہوئے تو دوہی سجدے کافی ہیں۔ (رذ المحتار)
☆ جس پر سجدہ سہو واجب تھا سے یہ یاد رہا کہ سجدہ سہو کرنا ہے اور نماز ختم کرنے کیلئے سلام پھیر دیا تو ابھی نماز سے باہر نہ ہوئی تھی لہذا جب تک کوئی ایسا کام نہ کیا ہو جو نماز فاسد کر دیتا ہے تو اس کیلئے حکم ہے کہ سجدہ سہو کرے اور اپنی نماز پوری کرے۔ (ذریعت)

رکعت کی تعداد میں شک ہونا

☆ جس کو نماز میں تعدادِ رکعت میں شک ہو مثلاً یہ شک کہ تین ہو میں یا چار اور یہ بالغ ہونے کے بعد پہلا واقعہ ہے تو نماز توڑے اور نئے سرے سے نماز پڑھے اور اگر یہ شک پہلی بار نہیں بلکہ پہلے بھی ہو چکا ہے تو غالب گمان جس طرح ہو یعنی ایک طرف زیادہ دل جمتا ہے تو اسی کو اختیار کریں اور اگر کسی طرف دل نہیں جمتا تو کم کی جانب اختیار کریں مثلاً تین اور چار میں شک ہے تو تین قرار دیں اور تین میں شک ہو تو دو۔

☆ تیسرا اور چوتھی دونوں میں قعدہ کریں کہ احتمال ہے کہ یہ تیسرا نہ ہو اور چوتھی میں قعدہ کے بعد سجدہ سہو کر کے سلام پھیر دیں اور غالب گمان کی صورت میں سجدہ نہیں، مگر سوچنے میں ایک رکن کی مقدار (یعنی تین بار سجھان اللہ کہنے کے برابر) وقہ ہو گیا تو سجدہ سہو واجب ہو گیا۔

☆ یہ شک واقع ہوا کہ اس وقت کی نماز پڑھی یا نہیں تو اگر وقت باقی ہے تو پڑھ لے ورنہ نہیں۔ (بہار شریعت)

مکروہات نماز

مکروہات دو قسم کے ہیں: (۱) مکروہ تنزیہی (۲) مکروہ تحریکی۔

مکروہ تنزیہی یعنی جس کا کرنا شریعت کو پسند نہیں گر کرنے پر سزا و عذاب بھی نہیں اور مکروہ تحریکی وہ ہے جس سے عبادت ناقص ہو جاتی ہے اور کرنے والا گناہ گار ہوتا ہے۔

مکروہات تنزیہی

- ☆ سرین پر بیٹھ کر گھنٹوں کو کھڑا کرنا ☆ آستین چڑھالینا ☆ اشارے کے ساتھ سلام کا جواب دینا ☆ بلاعذر چوکڑی مار کر بیٹھنا ☆ بالوں کو گوندھنا ☆ غیر قیام کی حالت میں قرأت کرنا۔
- ☆ نفل نماز میں پہلی رکعت کو لمبا کرنا اور باقی تمام نمازوں میں دوسری رکعت کو پہلے سے لمبا کرنا۔
- ☆ فرض نماز کی ایک رکعت میں کسی سورت کو دوبار یا زیادہ پڑھنا ☆ دور کعتوں میں پڑھی جانے والی دوچھوٹی سورتوں کے درمیان ایک سورت کے ساتھ فصل کرنا۔
- ☆ قصد اخوب سو نگنا ☆ ایک یا دوبار کپڑے یا نکھے سے ہواینا۔
- ☆ سجدے وغیرہ میں ہاتھوں یا پاؤں کی انگلیوں کو قبلے سے پھیر دینا۔
- ☆ رکوع میں ہاتھوں کو گھنٹوں پر نہ رکھنا ☆ عمل قلیل کرنا ☆ جوں پکڑنا اور اسے مارنا۔
- ☆ منہ میں کوئی چیز رکھنا جو مسنون قرأت میں رکاوٹ پیدا کرتی ہو ناک میں کوئی عذر نہ ہونے کے باوجود صرف پیشانی پر سجدہ کرنا ☆ حمام، گذرگاہ، قبرستان اور دوسرے کی زمین میں اس کی مرضی کے بغیر نماز پڑھنا۔
- ☆ نجاست کے قریب نماز پڑھنا ☆ اتنی نجاست کے ساتھ نماز پڑھنا جو مانع نہیں ہے۔
- ☆ کام کا ج کے کپڑوں میں نماز پڑھنا ☆ کھانے کی موجودگی میں جب اس کی طرف طبیعت کا میلان ہو۔
- ☆ ایسے کام کے وقت نماز پڑھنا جو دل کو مشغول رکھتا ہو اور خشوع میں خلل ڈالتا ہو ☆ آیت اور تسبیح کو ہاتھ سے شمار کرنا۔
- ☆ کسی سورت کو مقرر کر لینا کہ اس کے علاوہ نہیں پڑھے گی۔ البتہ آسانی کیلئے یا نجی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قرأت سے تبرک حاصل کرنے کی خاطر ایسا کر سکتی ہے۔ (نور الایضاح)

☆ نماز میں آنکھیں بند رکھنا ☆ نماز میں بلاعذر چار زانو بیٹھنا ☆ ارادتا کھاننا، کھکارنا (اگر طبیعت چاہتی ہو تو حرج نہیں) نماز میں شنا، تکوڑا، تسمیہ اور آمین زور سے کہنا بغیر عذر دیوار وغیرہ پر فیک لگانا۔

☆ ایسی چیز کے سامنے نماز پڑھنا جس سے دھیان بٹے مثلاً زینت اور لہو و لعب وغیرہ۔ (بہار شریعت)

☆ بغیر عذر ہاتھ سے مکھی، مچھر اڑانا (نماز میں جوں یا مچھر ایذ ادیتے ہوں تو کپڑ کر مار ڈالنے میں حرج نہیں جبکہ عمل کیثر سے نہ ہو)۔ (بہار شریعت) ☆ ہر وہ عمل قلیل جو نمازی کیلئے مفید ہو جائز ہے اور جو مفید نہ ہو مکروہ۔ (عامگیری)

☆ نمازی کے ہر چہار سمت تصویر کا ہونا۔

مکروہات تحریمی

☆ جان بوجھ کر کسی واجب یا سنت کو چھوڑ دینا، جیسے کپڑے اور بدن کے ساتھ کھیلنا۔

☆ کنکریوں کو اٹ پلٹ کرنا۔ البتہ سجدے کیلئے ایک بار کر سکتے ہیں جبکہ باعثِ تکلیف ہو۔

☆ انگلیوں کو چھٹانا اور انہیں ایک دوسرے میں داخل کرنا ☆ کوہبوں پر ہاتھ رکھنا ☆ گردن گھما کر ادھر ادھر دیکھنا۔

☆ قصد اجتماعی لینا ☆ نگاہ آسمان کی طرف اٹھانا ☆ ناک اور منہ کو ڈھانکنا ☆ تصویر پر سجدہ کرنا ☆ کسی واجب کو ترک کرنا

☆ پیشاب، پا خانے یا ہوا کی شدت کے وقت نماز پڑھنا۔

☆ تشبیک یعنی ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالنا۔ (ذر مختار)

☆ کسی شخص کے مُنہ کے سامنے نماز پڑھنا (دوسرے شخص کو بھی نمازی کی طرف منہ کرنا ناجائز و گناہ ہے کوئی پہلے سے چہرہ کئے ہوئے ہو اور اب کوئی اُس کے چہرے کی طرف رُخ کر کے نماز شروع کرے تو نماز شروع کرنے والا گنگہار ہوا اور اس نمازی پر گرائست آئی۔ ورنہ چہرہ کرنے والے پر گناہ و کراہت ہے)۔

☆ الٹا قرآن مجید پڑھنا (مثلاً پہلی رکعت میں تَبَّت پڑھی اور دوسری میں اِذَا جَاء) یہ قرأت کا مکروہ تحریمی ہے اس پر سجدہ سہو واجب نہیں۔

☆ الٹا کپڑا اپہن کریا اُوڑھ کر نماز پڑھنا۔

مفسداتِ نماز

(۱) گفتگو کرنا، اگرچہ بھول کر ہو یا غلطی سے ہو (۲) ایسے کلمات کے ساتھ دعا مانگنا جو ہمارے (ذینوی) کلام سے مشابہ ہو (۳) سلام کرنے کی نیت سے لفظ سلام کہنا، اگرچہ بھول کر ہو (۴) زبان یا ہاتھ سے مصافحہ کرتے ہوئے سلام کا جواب دینا (۵) عمل کشیر کرنا (۶) قبلہ سے سینہ پھیرنا (۷) کوئی چیز منہ کے اندر باہر سے لے کھانا اگرچہ کم ہو (۸) دانتوں کے درمیان جو کچھ (رُکا ہوا) ہے اسے کھانا جب وہ (کم از کم) پنے کے برابر ہو (۹) کوئی مشروب پینا (۱۰) کسی عذر کے بغیر کھانا (۱۱) اُف اُف کرنا (۱۲) آہ کرنا (۱۳) کراہنا (۱۴) درد یا مصیبت کی وجہ سے بلند آواز سے رونا، البتہ جنت یادو زخ کے ذکر سے نہیں (۱۵) حیثیتے والے کو یا رحمک اللہ کے ساتھ جواب دینا (۶) إِلَّا اللَّهُ، شرِيكُ بارِي تَعَالَى کے بارے میں پوچھنے والے کو لا إِلَهَ کے ساتھ جواب دینا (۱۷) بری خبر سن کر إِنَا إِلَهٖ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ کہنا (۱۸) خوشخبری سن کر الحمد لله کہنا (۱۹) تجب خیز خبر سن کر لا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَا سُبْحَنَ اللَّهِ کہنا (۲۰) تیتم والے کا پانی کو دیکھ لینا (۲۱) ان پڑھ کو کوئی آیت سیکھ لینا (۲۲) اشارے سے نماز پڑھنے والے کا رکوع اور سجود پر قادر ہو جانا (۲۳) صاحب ترتیب کو فوت شدہ نماز یاد آنا (۲۴) فجر کی نماز میں سورج کا طلوع ہو جانا (۲۵) معدور کے عذر کا زائل ہو جانا (۲۶) جان بوجھ کریا دوسرے کے عمل سے بے وضو ہو جانا (۲۷) بے ہوش ہو جانا (۲۸) پاگل ہونا (۲۹) وضو کیلئے آتے جاتے قرأت کرنا (۳۰) بے وضو ہونے کے بعد بیداری کی حالت میں ایک رُکن کی ادائیگی کے برابر ٹھہرے رہنا (۳۱) بکیر میں ہمزہ کو کھینچنا نماز کو فاسد کرتا ہے (۳۲) جو کچھ یاد نہیں اسے قرآن سے دیکھ کر پڑھنا (۳۳) ستر کے ننگا ہونے یا رُکاوٹ بننے والی نجاست کے ساتھ ایک رُکن ادا کرنا، یا اتنی دریٹھہ رہنا (۳۴) قعده کرنے کے بعد اصلی سجدہ یاد آجائے تو اسے ادا کرنے کے بعد آخری قعده نہ لوٹانا (۳۵) سونے کی حالت میں ادا کئے گئے رُکن کا نہ لوٹانا (۳۶) دو سے زائد رکعتوں والی نماز میں دور کعتوں کے بعد سلام پھیر لینا۔ (نور الایضاح)

نماز کا طریقہ ایک نظر میں

نماز شروع کرنے سے قبل نماز کی شرائط کو مکمل کرنا ضروری ہے کہ اگر شرائط کا خیال رکھے بغیر نماز پڑھی تو نماز شروع ہی نہ ہوگی۔

☆ نماز کی پہلی شرط طہارت ہے (یعنی نماز پڑھنے والی کا جسم حدیث اصغر و اکبر (یعنی جس سے وضو غسل ضروری ہوتا ہے) سے پاک ہو) (غسل و وضو کا طریقہ گزشتہ اور اق میں گزر چکا ہے) ☆ نماز پڑھنے کی جگہ پاک ہو ☆ نماز پڑھنے والی کے کپڑے پاک ہوں

☆ پھر اپنے آپ کو ایک ایسی موٹی چادر میں لپیٹیں کہ جس میں سے بالوں کی رنگت نہ جھلکے، نماز پڑھنے کیلئے ضروری ہے کہ ایسے کپڑے پہنیں جو کہ باریک نہ ہوں کہ جن سے بدن کی رنگت جھلکے۔ چادر میں اس طرح لپیٹیں کہ کان، کلائیاں، گردن وغیرہ نظر نہ آئے ☆ اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ جس وقت کی نماز پڑھیں اس کا وقت ہو چکا ہو، کہ اگر بغیر وقت شروع ہوئے نماز پڑھی تو نماز نہ ہوگی۔ مثلاً عصر کی نماز پڑھ رہی ہیں تو عصر کا وقت ضروری ہے۔

ضروری نوٹ نماز کے وقت کیلئے اذان کا انتظار ضروری نہیں بلکہ نماز کے اوقات کے نقشے کی مدد سے نماز کا صحیح وقت معلوم کیا جا سکتا ہے۔

☆ پھر نماز کی نیت کریں، مثلاً اگر آپ عصر کی نماز ادا کر رہی ہیں تو اس طرح اس کی نیت کریں:-

نماز کی نیت کرنا

نیت کی میں نے آج کی عصر کی، چار رکعت فرض، منه میرا کعبہ شریف کی طرف، اللہ تعالیٰ کے واسطے۔

☆ نیت کرتے وقت ہاتھ لکھے ہوئے ہوں، دونوں پاؤں کے پنجوں میں چار انگل کا فاصلہ ہو، نگاہ سجدہ گاہ پر ہو۔

☆ نیت کرنے کے بعد اپنے دونوں ہاتھوں کو دوپٹے یا چادر سے نکالے بغیر کاندھوں تک اٹھائیں۔

☆ ہاتھ کی انگلیاں نہ بالکل ملا کیں نہ انہیں پھیلا کیں بلکہ اپنے حال پر چھوڑ رکھیں۔

☆ ہتھیلوں کا رخ قبلہ کی طرف رکھیں۔

☆ اللہ اکبر کہتی ہوئی ہاتھ نیچے لا کیں اور ہاتھوں کو سینے پر چھاتی کے نیچے اس طرح رکھیں کہ باکیں ہاتھ کی پشت پر داہمی ہتھیلی ہو۔

☆ پھر شاء پڑھیں: **سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ وَتَبَارَكَ اسْمُهُ وَتَعَالَى جَدُّهُ وَلَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ**۔

☆ پھر تعود **أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ** اور اس کے بعد تمیہ **بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ** پڑھیں۔

☆ پھر الحمد شریف پڑھیں اور ختم پر آمین کہیں۔

☆ اس کے بعد کوئی سورت یا تین آیتیں پڑھیں یا ایک آیت جو تین آیات کے برابر ہو، پڑھیں۔

☆ اب اللہ اکبر کہتی ہوئی رکوع میں جائیں، یعنی رکوع کیلئے جھننا شروع کرے تو اللہ اکبر شروع کرے اور رکوع میں پہنچ جائے تو تکبیر ختم کرے۔

☆ رکوع کیلئے اتنا جھیں کہ ہاتھ گھننوں تک پہنچ جائیں۔

☆ پیٹھ سیدھی نہ کریں اور نہ گھننوں پر زور دیں، بلکہ محض ہاتھ رکھیں۔

☆ ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوئی رکھیں، بازو پہلے سے چپکے ہوئے اور پاؤں جھکے ہوئے رکھیں۔

☆ رکوع کرتے وقت نگاہ قدموں پر رکھیں۔

☆ رکوع میں کم از کم تین بار تسبیح سبحان ربی العظیم پڑھیں۔

☆ پھر سمع اللہ لمن حمده کہتی ہوئی کھڑی ہو جائیں۔

☆ سیدھی کھڑی ہونے کے بعد اللہم ربنا ولک الحمد کہیں۔

☆ پھر اللہ اکبر کہتی ہوئی سجدے میں جائیں، اس طرح کہ پہلے دونوں گھٹنے زمین پر رکھیں پھر دونوں ہاتھ پھر دونوں ہاتھوں کے بینج میں سر رکھیں۔

☆ سراس طرح رکھیں کہ پیشانی اور ناک کی حدتی زمین پر جم جائے۔

☆ سمٹ کر سجدہ کریں اس طرح کہ بازو کروٹوں سے ملا دیں، پیٹ ران سے، ران پنڈلیوں سے اور پنڈلیاں زمین سے ملا دیں۔

☆ کلائیاں زمین پر بچھادیں، یونہی دونوں پاؤں اور ہتھیلیاں بچھی ہوئی رکھیں۔

☆ سجدے میں نگاہ ناک پر ہوا اور ہاتھوں کی انگلیاں قبلہ کی طرف ہوں۔

☆ دونوں پاؤں داہنی جانب نکال دیں اور بائیں سرین پر بیٹھیں۔

☆ سجدہ میں کم از کم تین بار سبحان ربی الاعلیٰ پڑھیں۔

☆ پھر سر اٹھائیں اور داہنہ ہاتھ دائیں ران پر اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر اس طرح رکھیں کہ انگلیاں ملی ہوئی ہوں اور ان کے کنارے گھننوں کے پاس قبلہ کی طرف ہوں۔

☆ پھر اللہ اکبر کہتی ہوئی دوسرے سجدے میں جائیں اور اسی طرح سجدہ کریں۔

☆ جب دونوں سجدے کر لیں تو دوسری رکعت کیلئے پنجوں کے بل گھننوں پر ہاتھ رکھ کر کھڑی ہوں۔

☆ دوسری رکعت میں شاء اور تعلوٰ ذنه پڑھیں بلکہ صرف تسمیہ پڑھ کر الحمد شریف اور کوئی سورت پڑھ لیں۔

☆ رکوع اور سجودا اس طرح کریں جیسے پہلی رکعت میں کیا تھا۔

☆ دوسری رکعت کے دونوں سجدوں کے بعد پاؤں داہنی جانب نکال کر اسی طرح بیٹھ جائیں جس طرح پہلی رکعت میں دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھی تھیں اور نگاہ گود پر ہو۔

☆ پھر تشهد پڑھیں۔

☆ جب تشهد میں کلمہ لا کے قریب پہنچیں تو داہنے ہاتھ کی نیچ کی انگلی اور انگوٹھے کا حلقة بنائیں اور چھپلی اور اس کے پاس والی انگلی کو چھپلی سے ملا دیں۔

☆ لفظ لا پر کلمہ کی انگلی کو انٹھا کیں مگر ہلاکیں اور لا پر گرادیں اور سب انگلیاں سیدھی کر لیں۔

☆ دو سے زائد رکعتیں پڑھنی ہیں تو اٹھ کھڑی ہوں مگر زمین پر ہاتھ رکھ کر کھڑی نہ ہوں بلکہ گھنٹوں پر زور دے کر کھڑی ہوں (ہاں اگر غذر ہو تو حرج نہیں)۔

☆ فرض کی بقیہ دو رکعتوں میں الحمد شریف کے بعد سورت ملانے کی ضرورت نہیں۔

☆ چار رکعتیں مکمل کرنے کے بعد آخری قعدہ کریں۔

☆ قعدہ میں تشهد کے بعد دُرود ابراہیمی اور دُعائے ماثورہ (جو قرآن و حدیث میں وارد ہوئی ہوں) پڑھیں۔

☆ پھر داکیں کندھے کی طرف منہ کر کے السلام علیکم و رحمة الله کہے، اس کے بعد بائیں کندھے کی طرف منہ کر کے یہی کہیں..... اس طرح آپ کی نماز مکمل ہو گئی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اپنے حبیب پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے میں ہر مسلمان مرد و عورت کو سنت کے مطابق نماز ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

و ما علینا الا البلاغ المبين

ماخذ و مراجعة

☆ القرآن العظيم

☆ فتاوى رضوية

☆ بہار شریعت

☆ بحر الرائق

☆ نور الایضاح

☆ سنت نبوی اور سائنسی تحقیقات

☆ حدیث نبوی اور جدید سائنس

☆ مستند علاج نبوی